ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد



شمارہ نمبر 106

قیمت -/35 روپے

نومبر 2010ء



لَبَّیکَ اللھمَّ لَبَّیکَ

اداریہ

تفکّر وتذکّر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اہل اسلام کے لیے ماہ مبارک رمضان کی آمد ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ اس بابرکت مہینے کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی ہے۔ بہت سے لوگ اس ماہ مبارک کے قریب پہنچتے ہی استقبال رمضان کے نام سے مختلف قسم کی مذہبی تقریبات کا اہتمام کرتے ہیں۔ دیگر مہینوں کی بہ نسبت اس ماہ مبارک کے لیے ہو سکے تو نئے ورنہ ڈھلے ہوئے صاف کپڑے پہنتے ہیں۔ دیگر مہینوں کی بہ نسبت اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ خیراتی اُمور انجام دیا کرتے ہیں۔ عبادت گزاری کے حوالے سے یہ مہینہ امتیازی شان کا حامل ہے۔ عبادت گزاری میں سستی کرنے والے بھی اس ماہ کے تقدس کے پیش نظر عبادت گزاری میں قدرے مصروف نظر آتے ہیں۔

اہل صوفیہ نوربخشیہ کا استقبال رمضان اس ماہ صیام کی تعظیم پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔ بیس رکعتوں پر مشتمل نوافل رمضان کی بجاآوری ہر شب سنت عشاء بعد کی جاتی ہے۔ دراصل یہی استقبال رمضان کی صورت ہے۔ مساجد اور خانقاہوں میں نوافل رمضان کی بجاآوری اجتماعی طور پر کی جاتی ہے۔ تراویح کے نام سے اجتماعی طور پر بجالائی جانے والی اس عظیم الشان ثواب والی نماز نافلہ کو ہر صوفی نوربخشی ترستا رہتا ہے اور رمضان کی آمد کے لیے انتظار کی گھڑیاں گنتا رہتا ہے۔ جب انتظار کی گھڑیاں ختم ہو کر ماہ رمضان آن پہنچتا ہے تو انتظار کی گھڑیاں گنتے گنتے تھک جانے والے ہر صوفی نوربخشی کا گل رخسار خوشی سے کھلتا ہے۔ چنانچہ نماز تراویح کے نام سے اجتماعی ادائیگی کی صورت میں بجالانے والوں کا روح پرور منظر آغاز ماہ سے لے کر اختتام ماہ تک دیکھنے میں آتا ہے۔ اس روح پرور منظر سے شیطان کو زیادہ دکھ پہنچا۔ چنانچہ شیطان نے چند نوربخشیوں اپنا ہمنوا بنایا۔ شیطان کے فریب میں آ کر بعض حضرات نے نماز تراویح سے نفرت پیدا کرنے کی خاطر اس کی حیثیت کو ہدف تنقید بنانا شروع کیا اور انہوں نے اس مشہور ترین نماز کو کسی حاکم ذی شوکت کی ذہنی ایجاد قرار دیا تا کہ عوام کے اذہان میں اس نماز کے خلاف نفرت کا بیج بویا جا سکے۔ اس فریب کاری میں شیطان کامیاب ہوا اور شیطان کی وکالت کرنے والوں کا ایک حلقہ بتدریج بن گیا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس رنگین حلقہ کے جنم نے اہل صوفیہ نوربخشیہ کو بہت زیادہ معنوی نقصان پہنچایا ہے۔ شہر صیام کی تعظیم کے بجائے اس کی توہین کا ارتکاب شروع ہوا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نے اس کو بالکل ترک کر دیا ہے، بعض نے تراویح کے لفظ سے متنفر ہو کر نافلۂ رمضان کے نام سے اس کی بجاآوری شروع کی تاہم اس کی اجتماعی ادائیگی کو بدعت قرار دے کر انفرادی ادائیگی والی صورت اپنائی گئی۔ خوب آگاہ رہے کہ اس رنگین حلقے کے جنم کے مرکزی کردار والے اکثر کسی غیر صوفیہ نوربخشیہ مکتبِ فکر والوں میں شامل ہو گئے اور وہ اس وقت شہر خموشاں میں ہیں۔

خوب آگاہ رہے کہ نماز تراویح کے نام سے بیس رکعتوں پر مشتمل مشہور ترین نوافل کو کسی حاکم ذی شوکت کی ذہنی ایجاد قرار دینا نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔ دانشوران صوفیہ نوربخشیہ سے تاکیداً پرزور التماس ہے کہ وہ ذرا اس تازہ جنم والے رنگین گروہ سے مرکزی کردار کے حامل عناصر کے بارے میں گہری تحقیقات کریں تا کہ انہیں پتہ چل جائے کہ ان کا اصل ہدف اور مذہبی پلان کیا ہے اور وہ اس کے لیے کس قسم کے پرفریب اشاعتی امور انجام دینے میں لگے ہوئے ہیں اور

باقی صفحہ 9 پر

الکتاب

قرآنِ مجید

مولوی عبدالحمید

عَبَسَ وَ تَوَلّٰیٓ o اَنْ جَآءَ ہُ الْاَعْمٰی o وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰیٓ o اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی o اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی o فَاَنْتَ لَہٗ تَصَدّٰی o (سورہ عبس پارہ ۳۰ آیت نمبر ۱ تا ۶)

مشکل الفاظ کے معنی: عَبَسَ: کا معنی ہے چہرے پر ناگواری کے آثار نمودار ہونا اور تیوری چڑھنا — تَوَلّٰی: منہ پھیر لینا

اَعْمٰی: اندھا یا نابینا — مَا یُدْرِیْکَ: آپ کو کیا معلوم

یَزَّکّٰی: پاکی حاصل کرنا — الذِّکْرٰی: نصیحت

اسْتَغْنٰی: پرواہ ہو گیا — تَصَدّٰی: تو اہتمام کرتا ہے (خیال رکھنا)

ترجمہ: ان کے چہرے (اقدس) پر ناگواری آئی اور رخ (انور) پھیر لیا (موڑ لیا) اس وجہ سے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا (جس نے آپ کی بات کو ٹوکا) اور آپ کو کیا خبر شاید وہ (آپ کی توجہ سے مزید) پاک ہو جاتا۔ یا وہ غور و فکر کرتا تو اسے یہ نصیحت نفع پہنچاتی مگر جو پروا نہیں کرتا آپ اس کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔

شانِ نزول:

حضرت عبداللہ بن مکتوم حضرت خدیجہ الکبریٰ کے خالو زاد بھائی تھے اور حضورؐ پر پہلے ایمان لانے والوں میں سے تھے۔ اور نابینا تھے۔ ایک روز بارگاہ رسالت میں مشرکین عرب شیبہ، عتبہ، ابوجہل، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ، اور حضرت عباس، حضرت عبدالمطلب اور دیگر روسائے قریش حاضر تھے۔ حضور علیہ السلام بڑی دلسوزی اور محویت سے انہیں کفر و شرک کے اندھیروں سے نکالنے کے لیے توحید کا پیغام دے رہے تھے اس دوران حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم حاضر ہوئے نابینا ہونے کی وجہ سے محفل کا رنگ اور ماحول نہ دیکھ سکے انہوں نے اپنے شوق فراواں سے مجبور ہو کر آتے ہی عرض کی یا رسول اللہ علمنی مما علمک اللہ۔ اے اللہ کے رسول جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی سکھایئے یہ مداخلت بیجا حضور صلوۃ اللہ علیہ والسلام کو پسند نہ آئی رخ انور پر ناگواری کے آثار نمایاں ہوئے آداب مجلس کا تقاضا بھی یہی تھا کیونکہ نبی اکرمؐ تبلیغ کا نہایت اہم ترین فریضہ ادا کرنے میں مصروف تھے۔ حضرت عبداللہ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے ان کے پاس بے شمار مواقع تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ کی دلجوئی کرتے ہوئے یہ سورہ مبارکہ نازل فرمائی تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ اس بارگاہ میں شکستہ دلوں اور سوختہ جگروں کی جو قدر و منزلت ہے وہ کسی اور کی نہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج پنجم ص ۴۸۹)

امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں ایک سوال اٹھا کر خود ہی اس کا جواب دیا ہے۔ اس کا مقدمہ یہ ہے: سوال یہ ہے کہ ظاہراً غلطی حضرت عبداللہ سے ہوئی تھی حضور علیہ السلام کفار کو دعوت اسلام دے رہے تھے اور ایک اہم شرعی فریضہ انجام دے رہے تھے۔ جبکہ حضرت عبداللہ نے قطع کلام کرتے ہوئے اپنی بات چھیڑ دی نیز ایک کافر اور مشرک کو دعوت اسلام دینا ایک مسلمان کو قرآن کی تعلیم دینے سے زیادہ اہم ہے۔ نیز نبی کریم کی مجلس کے ادب کا تقاضا بھی یہی تھا کہ آپ کی اجازت سے گفتگو شروع کی جائے۔ لہذا عتاب حضرت عبداللہ کو ہونا چاہیے تھا جبکہ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے عتاب (سزا، ناراضگی کا اظہار) حضور علیہ السلام پر کیا ہے اس کی کیا حکمت ہے؟

امام رازی اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ ساری باتیں بجا

ہیں اور نبی کریمؐ پر عتاب کی اس کے علاوہ اور کوئی حکمت نہیں کہ وہ کفار جو اس وقت مجلس میں حاضر تھے وہ مکہ کے سردار اور دولت مند تھے انہیں اپنی برتری کا احساس بھی تھا اور سرداری کا گھمنڈ بھی ان کی موجودگی میں اپنے کسی نیاز مند کے ساتھ بے اعتنائی اور بے توجہی سے عام لوگ اس غلط فہمی میں بآسانی مبتلا ہو سکتے تھے کہ یہ بے توجہی تبلیغ میں انہماک کی وجہ سے نہیں برتی گئی بلکہ محض ان لوگوں کی دولت و ثروت اور ان کی سرداری کی وجہ سے ان کی پاسداری کی گئی ہے اور عبد اللہ کو محض اس لیے نظرانداز کیا گیا ہے کہ یہ غریب عوام کا ایک فرد ہے نیز نابینا معذور بھی ہے۔ جس نبی کو اللہ نے غریب نواز بنا کر بھیجا گیا ہو جس کا اولین مقصد شکستہ دلوں اور غمزدوں کی دل جوئی ہو اور وہ آیا ہے اسی لیے کہ فقراء ساکین کی عزت افزائی کرے اس ہستی سے ایسی بات کا صدور جو اس کے منصب کے خلاف ہو اللہ تعالیٰ کو ہرگز گوارا نہیں۔ عبد اللہ کے دل نیاز مند پر ہزاروں شیبہ اور عتبہ قربان کئے جا سکتے ہیں۔ بارگاہ نبوت رسالت میں درویشوں اور فقیروں کی درویشی اور فقر کے سامنے دنیا بھر کے ہیبوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرمؐ دعا فرماتے **اللھم احیینی مسکنا وامتنی مسکنا واحشرنی فی زمرۃ المساکین**۔ اے اللہ مجھے مسکین کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکین کی حالت میں موت دے اور قیامت کے دن بھی مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔ نیز روسائے عرب کی اس غلط فہمی کو بھی دور کیا گیا کہ اسلام کو ان کی بڑی ضرورت ہے ان کے مسلمان ہونے سے اسلام کو بڑی ترقی ہوگی اور چار چاند لگ جائیں گے پیغمبر اسلام کی توقیر اور عزت میں اضافہ ہوگا اس لیے جس مجلس میں وہ لوگ موجود ہو کسی دوسرے کو درخور اعتنا نہیں سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ ایسا تند اور سخت لہجہ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے روسائے مکہ کی ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دیا۔

اخلاص والا عمل مقبول بارگاہ ہے:

ان آیات میں حضرت عبد اللہ کی دلجوئی کر کے اس بات کو بھی واضح کر دیا کہ جو خلوص اور محبت لے کر حاضر ہوتا ہے اسے پذیرائی اور مقبولیت بخشی جاتی ہے خواہ وہ مفلس اور کنگال ہی کیوں نہ ہو جس شخص کو اپنی دولت اور جاہ و منصب پر گھمنڈ ہو جس کے دل میں جذبہ صادق نہ ہو اس کی یہاں کوئی گنجائش نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے ایک اور جگہ پر بھی ایک ایسے واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی اکرمؐ کو یوں حکم دیا ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ

(سورہ الانعام آیت ۵۲)

ترجمہ: اور آپ ان (شکستہ دل اور خستہ حال) لوگوں کو (اپنی صحبت اور قربت سے) دور نہ کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو صرف اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے رہتے ہیں۔

سورہ الکھف آیت ۲۸ میں یوں ارشاد فرمایا۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ترجمہ: اے میرے بندے تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کرو جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں تیری نگاہیں ان (فقیروں) سے نہ ہٹیں، کیا تو دنیوی زندگی کی آسائش چاہتا ہے۔

ان دونوں آیات کریمہ میں بھی روسائے قریش کے ایک باطل خیال کو رد کرتے ہوئے شکستہ دلوں کی دل جوئی کی ہے اور یہ واضح کر دیا گیا کہ میرے پروانے اور مجھے ہمیشہ چاہنے والے میری بارگاہ میں مقبول ہیں۔ روسائے عرب کو اسلام کی ضرورت ہے۔ اسلام کو ان کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اگر وہ فیض یاب نہ ہوں گے تو کوئی دوسرے خوش نصیب اس سرچشمہ ہدایت سے سیراب ہوں گے۔ قیامت تک آنے والے رئیسوں، دولت مندوں، بادشاہوں، صاحبان اقتدار کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے آیات کے لب ولہجہ میں تندی ایک اہم ضرورت کے پیش نظر اختیار کی گئی۔

علمی نکتہ:

مذکورہ آیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عتاب

باقی صفحہ 11 پر

فقہ اسلامی

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

وَمَنْ اَدْرَکَ مَعَ الْاِمَامِ الرُّکُوْعَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاَخِیْرَۃِ فَقَدْ اَدْرَکَھَا وَاِنْ لَمْ یَسْمَعِ الْخُطْبَۃَ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّتِمَّ رَکْعَتَیْہِ جُمْعَۃً وَمَنْ لَمْ یُدْرِکْ ھٰذَا الْقَدْرَ مَعَ الْاِمَامِ وَجَبَ عَلَیْہِ الظُّھْرُ وَ مَنْ لَمْ یُدْرِکْ اِلَّا التَّشَھُّدَ وَاَتَمَّھَا جُمْعَۃً وَجَبَ عَلَیْہِ الْاِعَادَۃُ٥ (الفقہ الاحوط)

ترجمہ: نماز جمعہ کا مسئلہ

جو شخص جمعہ کی آخری رکعت میں امام کے ساتھ رکوع پالے تو اُس نے جمعہ ہی کو پالیا ہے اگرچہ وہ خطبہ نہ سُن چکا ہو۔ لہٰذا وہ شخص نماز جمعہ کے طور پر اپنی دونوں رکعتوں کو پورا کرے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ نماز جمعہ کی اتنی مقدار کو نہ پاسکے تو اُس کے ذمے ظہر کی نماز واجب ہوگی۔ جو شخص سوائے تشہد کے نماز جمعہ کا کوئی حصہ نہ پاسکے اور وہ نماز کو جمعہ کی شکل میں پورا کرے تو اُس پر دوبارہ ظہر کی نماز کا پڑھنا واجب ہوجائے گا۔

وضاحت:

مذکورہ عبارتوں میں اُمور ذیل کی نشان دہی کی گئی ہے:

(۱) رکوع کی عظیم حیثیت۔ (۲) محروم خطبہ بے فکر۔ (۳) تکمیل نماز نماز جمعہ کی شکل میں۔ (۴) وجوب ظہر واضح۔

تفصیل وضاحت

(۱) رکوع کی عظیم حیثیت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ رکوع کو نماز میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ نماز کی آخری رکعت میں کوئی مقتدی امام کے ساتھ صرف رکوع کو پاسکے تو گویا اُس نے پوری نماز کو پالیا ہے۔ یہاں پر نماز جمعہ کا بیان ہو رہا ہے لہٰذا نماز جمعہ کی آخری رکعت کا رکوع پانے والا پوری نماز جمعہ کو پانے والا قرار پاتا ہے۔

(۲) محروم خطبہ بے فکر:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی مقتدی نے نماز جمعہ کی آخری رکعت کا رکوع پالے تو گویا اُس نے اپنی دونوں رکعتوں کو نماز جمعہ کی شکل میں تمام کر دیا۔ اس صورت میں وہ خطبہ جمعہ کی سماعت سے محروم رہا۔ یہ محرومی اُس کے لیے کوئی باعث فکر نہیں ہوگی۔

(۳) تکمیل نماز نماز جمعہ کی شکل میں:

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز جمعہ کی دوسری رکعت کا رکوع پانے والا اپنی دونوں رکعتوں کو نماز جمعہ کے طور پر پوری کرے گا۔ اس کے حق میں نماز جمعہ نماز ظہر کی جگہ لینے والی نماز متصور ہوگی۔ نماز کے آغاز سے لے کے اختتام تک امام کے ساتھ اجتماعی ادائیگی کرنے والوں کا وہ ہم پلہ ہوگا۔

(۴) وجوب ظہر واضح:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقتدی کو نماز جمعہ کی آخری رکعت رکوع امام کے ساتھ نہ ملے اس کے باوجود وہ اپنی نماز کو جمعہ کے طور پر پورا کرے تو اس کی یہ کاروائی اُس کے لیے مفید نہیں ہوگی۔ اُس کے حق میں ظہر کی نماز کا پڑھنا واجب ہوگا۔ چنانچہ نماز جمعہ کے صرف تشہد کو پانے والا بھی اپنی نماز کو جمعہ کے طور پر پورا کرنے کی صورت میں اُس کے حق یہ کاروائی مفید نہیں ہوگی۔ اُس کے حق میں نماز ظہر کا وجوب واضح ہوگا۔

(جاری ہے.........)

اہل بیت

عرفانِ صادق

ناجی مناجی

حقیقتِ شکر

قال الصادقؑ فی کل نفس من أنفاسک شکر لازم لک بل الف" او اکثر و ادنی شکر رؤیة النعمة من الله تعالیٰ من غیر علة یتعلق القلب بها دون الله عزوجل والرضا بما أعطی و ان لا تعصیه بنعمة و تخالفه بشیء من امره و نهیه بسبب نعمته فکن لله عبداً شاکراً علی کل حال تجد الله ربا کریما علی کل حال ، ولو کان عند الله تعالی عبادة تعبد بها عباده المخلصون افضل من الشکر علی کل حال لا طلق لفظة فیهم من جمیع الخلق.......... بها فلما لم یکن افضل منها خصهما من بین العبادات و خص أربابها فقال : و قلیل" من عبادی الشکور

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر شخص کے لیے لازم ہے کہ اس کے سانسوں میں سے ہر سانس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے بلکہ ہر سانس کا ہزار شکر کرے بلکہ اس سے زیادہ شکر کرے۔

اور شکر کا کمترین درجہ یہ ہے کہ ہر نعمت کو من جانب اللہ سمجھے اور دل میں کسی ایسے سبب یا علت کے تصور کو جگہ نہ پانے دے جسے کہ اللہ تعالیٰ کی بجائے اس نعمت کا موجب جانا جائے اور ہر نعمت کا سبب اور علت صرف فضلِ خداوندی کو سمجھے اور جب کچھ اس کے فضل و کرم سے عطا ہو اس پر راضی رہے اور گناہ و معصیت اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی مخالفت سے ہمیشہ باز رہے۔

پس اے سالک ہر حال میں اور ہر وقت خداوند کریم کا شکر ادا کرتا رہ تا کہ ہر ہر نعمت میں خدائے مہربان و بخشندہ کے لطف و کرم کا نظارہ کرے اور شکر کی اس عام کیفیت سے برتر درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے مخلص بندوں کی عبادت ہے۔ البتہ اللہ پاک نے ان مخلصین کے ناموں میں سے بھی بعض کا انتخاب فرمایا اور ان کی عبادت کو تمام مخلوق کی عبادت سے افضل اور ممتاز گردانا اور ان مخلصین کو شاکرین کے درجے پر سرفراز فرمایا چنانچہ فرمایا کہ البتہ میرے بندوں میں سے شاکرین تھوڑے ہیں۔

و تمام الشکر الاعتراف بلسان السر خالصاً لله عزوجل عن بلوغ أ دنی شکره لأن التوفیق الشکر نعمة" حادثة یجب شکر علیها وهی أعظم قدراً و أعز وجوداً من النعمة التی من أجلها وفقت له فیلزمک علی کل شکر شکر أعظم منه الی ما لانهایة له مستغرقافی نعمه قاصراً عاجزاً عن درک غایة شکره فانی یلحق العبد شکر نعمة الله و متی یلحق صنیعه بصنیعه والعبد ضعیف لا قوة له ابداً الابالله عزوجل والله غنی عن طاعة العبد فهو قوی علی مزید النعم علی الأبد فکن لله عبداً شاکراً علی هذاالوجه تری العجب

اور کمال ۔ شکر یہ ہے کہ خلوص نیت اور صفائے قلب کے ساتھ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے کمترین درجہ تک پہنچنے سے بھی انسان عاجز و معذور ہے کیونکہ شکر گزاری کی توفیق حاصل ہونا خود ایک اور نعمت ہے کہ جس کا شکر کرنا واجب ہے اور یہ نعمت بلحاظ مقام و مرتبہ گزشتہ نعمت سے بڑھ کر ہے جس کا شکر ادا کیا گیا۔ پس لازم ہوا کہ ہر شکر کی توفیق کے لیے ایک اور شکر ادا ہو اور شکر گزاری کا یہ سلسلہ کہیں ختم نہ ہو۔

باقی صفحہ 25 پر

اهل بیت

حضرت فاطمہؓ کی شادی

هادی علی تمنا، گلاب پور شگر

ہجرت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں کفار کی طرف سے ڈالا جانے والا دباؤ کچھ کم ہوا تو آپ نے اپنے ذاتی معاملات کو نمٹانے کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ ہجرت کے دوسرے سال نبی کریمؐ نے اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراؑ کے نکاح کا ارادہ فرمایا۔

اہل عرب میں اس وقت یہ رواج تھا اور اب بھی یہ دستور موجود ہے کہ بڑی عمر کے لوگ چھوٹی عمر کی لڑکیوں سے شادی کرتے اور ان میں محبت و پیار کا رشتہ بھی برقرار رہتا۔ خود رسولؐ نے حضرت عائشہ سے نکاح فرمایا حالانکہ رسول کی عمر حضرت عائشہ سے بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ عرب دستور کے مطابق پہلے حضرت ابوبکر صدیق نے پھر حضرت عمر فاروق نے رسول اللہؐ سے حضرت فاطمہ علیہ السلام کا رشتہ مانگا۔ لیکن رسول اللہؐ نے خاموشی اختیار کی۔ تب ان دونوں نے یہ معاملہ بھانپ لیا کہ آپ کا ارادہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق حضرت علیؑ سے ملے اور ان سے بصد اصرار کیا کہ وہ جا کر اپنے لیے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ مانگیں چنانچہ حضرت علیؑ نے جو رسول اللہؐ کے پاس ہی رہتے تھے، اپنے لیے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ مانگا تو رسول اللہؐ نے فوراً قبول فرمایا بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت بھی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیٍّ. مجھے خدا نے حکم دیا کہ فاطمہ کا نکاح علیؑ سے کردو (مجمع الزوائد بروایت طبرانی ج نہم ص ۲۰۷)

بہر حال رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ کیا تمہارے پاس کچھ رقم ہے؟ جس سے فاطمہؑ کے لیے ضروریات خانہ خریدی جائیں؟ عرض کیا کہ میرے پاس ایک تلوار اور ایک زرہ ہے جو جنگ کے مال غنیمت میں سے ملی ہے۔ فرمایا کہ اسے لے آئیں۔ حضرت علیؑ وہ لے کر آ گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اسے فروخت کر کے رقم لے آئیں۔ حضرت علیؑ نے اسے حضرت عثمان کے ہاتھ ۴۸۰ درہم میں فروخت کر کے رقم حضورؐ کی خدمت میں پیش کی۔ اس رقم سے ضروریات خانہ کی خریداری کی۔ مدارج النبوۃ میں ہے حضورؐ نے اس موقع پر یہ دعا فرمائی کہ بَارَکَ اللّٰهُ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا وَلَدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا اللہ تعالیٰ تم دونوں کی شادی کو بابرکت بنائے اور تم سے بکثرت نیک اولاد ہوں۔ رسول اللہؐ نے تمام صحابہ کی موجودگی میں عقد کے بعد حضرت فاطمہ زہراؑ کو حضرت علیؑ کے ہاں رخصت فرمایا۔ عشاء کی نماز کے بعد آپؐ حضرت علیؑ کے حجرے میں تشریف لائے۔ جب ساری عورتیں چلی گئیں۔ صرف حضرت اسماء بنت عمیس رہ گئیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس پانی کا برتن لاؤ۔ وہ لے آئیں تو آپؐ نے اس پر قل یاایھا الکافرون، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم کیا۔ پھر چلو بھر پانی حضرت فاطمہؑ کے سر اور سینے پر اور چلو بھر پانی حضرت علیؑ کے سینے اور سر پر چھڑکایا اور دعا فرمائی۔ (مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۴)

ایک روایت کے مطابق شادی کے وقت حضرت علیؑ کی عمر ۲۱ سال ۵ مہینے اور حضرت فاطمہؑ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ (الحیات الجلی ج اول ص ۹۹)

مورخین کے نزدیک حضور اکرمؐ نے درج ذیل چیزیں شادی کے موقع پر حضرت فاطمہؑ کی جہیز میں عطا فرمائیں۔ بان کی ایک چارپائی، چمڑے کا گدا جس میں روئی کی بجائے کھجور کے پتے بھرے تھے، ایک چھاگل، ایک مشک، دو دستی چکیاں اور دو مٹی کے گھڑے۔

(سیرۃ النبیؐ حصہ اول ص ۲۳۳)

شادی کے موقع پر رسول اللہؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ دعوت کے لیے کھانا تیار کرے چنانچہ ایک بکری ذبح کر کے کھانا تیار کیا گیا تمام انصار و مہاجرین کو بلایا۔ سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر بھی بچ گیا۔ پھر امہات المومنین، انصار و مہاجرین کے بال بچوں کو کھانے کی دعوت دی چنانچہ سب نے آکر سیر ہو کر کھایا پھر بھی کھانا بچ گیا۔

آج امراء شادی بیاہ کے موقع پر اپنی دولت مندی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہفتوں شادی کی تقریبات مناتے اور لاکھوں روپے کھانے پینے اور دوسری عیاشیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ شادی میں شرکت کرنے والے حسب رسم و رواج صاحب خانہ کو لفافوں میں پیسے دیتے ہیں۔ اپنے دیئے ہوئے پیسوں کے بدلے میں کھانے پر اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں جس طرح کئی دنوں کا بھوکا بھیڑیا مردار پر۔ اس طرح کھانے کے ساتھ ساتھ بہت سا کھانا ضائع بھی کرتے ہیں۔ گذشتہ سال ایک ٹی وی پروگرام میں اسی موضوع پر ایک بچی فلم چلائی گئی۔ چنانچہ ایک شادی میں ایک ہزار مہمانوں کے لیے کھانا پکایا گیا جب سات سو مہمان نے اتنا کھایا اور اتنا کھانا گرا کر اور آدھا کھا کر ضائع کیا کہ باقی تین سو مہمانوں کے لیے الگ کھانا بنانا پڑا۔ چنانچہ اس فضول اور ظالمانہ رسم کے توڑ کے لیے حکومت کو One Dish کا قانون نافذ کرنا پڑا۔

یہی حال جہیز کا ہے۔ سرور کائناتؐ نے سیدۃ النساء العالمینؓ کے لیے محض ضرورت کی چند ایک چیزیں عطا فرمائی تھیں۔ آج وطن عزیز میں جہیز کے نام پر دلہن کے والدین کو باقاعدہ لوٹا جا رہا ہے۔ دلہن اور اس کے والدین کی مالی حیثیت جتنی زیادہ ہو اس سے بڑھ کر جہیز کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ حسب خواہش جہیز نہ ملنے کی بناء پر دلہن کی مار پیٹ اور قتل تک کی نوبت آجاتی ہے۔ چنانچہ بچیوں کے والدین بچی کی پیدائش کے ساتھ ہی جہیز کے لیے اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر تیاری کرنے لگتے ہیں۔ بعض خوش نصیب بچیوں کے جہیز کا سامان تیار ہو جاتا ہے اور ان کی شادی ہو جاتی ہے جبکہ بے شمار بچیوں کا جہیز تیار نہیں ہو پاتا۔ یوں وہ والدین کی دہلیز پر بوڑھی ہو جاتی ہیں اور شادی کی حسرت لیے اگلی دنیا میں چلی جاتی ہیں۔

بحیثیت مسلمان ہمیں اسوۂ رسولؐ پر عمل کرنا چاہیے۔ سادگی، کفایت شعاری کے ذریعے شادی بیاہ کی تقریبات کو آسان اور سستا بنانا چاہیے۔ مختلف رسومات کی ادائیگی میں بے جا فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ فضول خرچی کرنا شیطان کا مرغوب کام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اس لیے حتی الوسع فضول خرچی اور فضول نمود و نمائش سے اجتناب کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

شادی کا کھانا ہو یا کسی کی برسی کی دعوت، جہیز دینا ہو یا صدقہ خیرات ان موقعوں پر اپنی حیثیت کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ کوئی نئی رسم پیدا کر کے دوسروں کے لیے وبال جان نہ بن جائے۔

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

بقیہ تفکر و تذکر

سادہ لوح نوربخشی عوام کو لذیذ ترین قند کی شکل میں زہر ہلاہل دیا جا رہا ہے۔

صوفیہ نوربخشیہ فکر والو! غور کرو، بار بار غور کرو کہ ہم کو کسی غیر صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ، فکر والوں میں ضم کرنے کی خاطر کس قسم کی فریب کاری سے کام لیا جا رہا ہے اور ہم خواب گراں سے بیدار ہونے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

Hamdaniat

Broad Vision of Shah Hamdan (R.A)

Ali Hassan Khaplu Sargaib

only a man of letters but also had a high stage in mysticism. He had deep knowledge in medical, geography, astrology, psychology, linguistic and mathematic along with a vast knowledge in religion.

Fiqhul Ahwat and Kitabul Etikadia are the two main books of Shah Syed. Al Fiqhul Ahwat in consist of practical Islamic laws and regulation and Kitabul Etikadia in a combination of fundamental Islamic believes. He wrote both of the two books related to Quran and Hadith not keeping in mind his personal likes and dislike and not in favor of any particular sect. In these two books he tried to bridge the gaps among the Muslim sects and bring them close to one another leading them to an uncontroversial shape if Islam. His writings were not for a specific sect, group or party. He writes in the beginning of Fiqhul Ahwat that "I describe sharia for people of the whole world." Some people

Hazrat Shah Syed Muhammad Nurbakhsh (R.A) was born in Quam (Iran) I 795 A.H and died on 14th Shaban 849 A.H in Ray. He was a great preacher of Islam Sufism, a parallel scholar, saint of Allah and an enthusiastic supporter of unity among the Muslim. He was the man who depicts the true picture of Islam. He led people to real Islamic values and taught them to be patient and tolerant in religious issues. In the history of Islam, no religious scholar could claim that he would describe the same sharia which was implemented in the age of Holy Prophet (P.B.U.H). It was only Hazrat Shah Sayed who strongly claimed without any fear and doubt. He writes in the preface of Fiqhul Ahwat that he would describe the constituting of the Holy Prophet (P.B.U.H) without any more or less. If we analysis his statement in the light of his books without any prejudice it completely comes true. Because Shah Sayed (R.A) was not

imagine that Shah Sayed (R.A) has increased a new sect in Islam in the name of Nurbakhshism.

It is totally wrong because his aim and objective was to remove differences among the Muslim sects and to make them unite on one platform. His efforts were to reform no to create a new sect. his ambition was only renaissance of Islam. In fact, Nurbakhshia in not the name of a sect but it is the actual shape of Islam. Islam in our religion, Sufism in our spirit and Nurbakhs is our leader and guide.

It is enough to say about the broad vision of Shah Sayed (R.A) that according to him it is no fair to declare a man unbeliever (kafir) on the basis of ideology difference not with standing he believe in one God, in angels, in his messengers, in his books, and in the day of judgments and offers prayers, pay Zakat, observe fast and perform Hajj.

It is very crucial and very sorry to state that the followers of great torch bearer of unity among the Muslim Hazrat Shah Sayed (R.A) have distributed themselves even in groups. I invite the whole Nurbakhsi community to study his books profoundly and find solution to the problems which we are facing now days. We can solve or religious and ideological disputes in the light of the teaching of Hazrat Shah Sayed (R.A) absolutely.

بقیہ: قرآن مجید

کرتے ہوئے عبس وتولی تو نے ناگواری کا مظاہرہ کیا اور تو نے منہ پھیر لیا۔ خطاب کا صیغہ استعمال ہی نہ کیا بلکہ عبس وتولی اس نے ناگواری کا مظاہرہ کیا اور اس نے منہ موڑ ا غائب کا صیغہ استعمال کیا۔ تاکہ نبی کریمؐ کی طبیعت اور خاطر عاطر پر گراں نہ گزرے۔ اگر خطاب کا صیغہ ہوتا تو آپ کی طبیعت پر بہت گراں گزرتا۔ لہذا غائب کا صیغہ استعمال کرکے حضرت عبد اللہ کی دل جوئی بھی کی اور نبی کریم کی طبع نازک پر بوجھ بھی نہیں ڈالا۔

شکستہ دل والوں کا مقام:

حضرت عبد اللہ کے لیے نابینا کہہ کر ان کی تحقیر مقصود نہیں ہے بلکہ ان کی طرف سے اللہ خود معذوری پیش کر رہے ہیں کہ ان کے نابینا ہونے کی وجہ سے ایسا واقعہ پیش آیا۔ اور وہ پہچان نہ سکے کہ حضور کس قدر مصروف ہیں۔

چنانچہ ان آیات کے نزول کے بعد نبی اکرم کی خدمت میں جب بھی حضرت عبد اللہؓ حاضر ہوتے تو حضور فرماتے مرحباً عین عاتبنی فیه ربی. خوش آمدید! اے وہ شخص جس کے بارے میں تیرے رب نے مجھے عتاب فرمایا۔ پھر پوچھتے۔ هل لك حاجة کوئی کام ہے تو بتاؤ۔ کسی مہم کے سلسلے میں حضورؐ مدینے سے باہر تشریف لے جاتے تو مدینہ میں اپنا کسی کو نائب بنا جاتے۔ حضرت عبد اللہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت کا یہ شرف دو مرتبہ حاصل ہوا۔

نوربخشیات

عقیدہ ولایت اور سلاسل نوربخشیہ

(دوسری قسط)

ذاکر حسین ذاکر

تہران یونیورسٹی کی مذکورہ تحقیق کے مطابق دنیا میں اس وقت صرف سلسلہ نوربخشیہ کے چھ ذیلی سلاسل موجود ہیں۔ اس تحقیق میں جوانیس سواسی کی دھائی میں کی گئی دو سلسلوں کی حالیہ تفصیلات موجود نہیں، میری ناقص رائے میں وہ دو سلسلے وسط ایشیائی ریاستوں میں موجود ہیں جو اس وقت روس کی کمونسٹ حکومت کے نتیجے میں منظر عام پر نہیں تھے۔ یوں محققین کی ان سے متعلق معلومات تک رسائی نہیں ہوسکی۔ یوں اس طرح سے دیکھیں تو بھی ایک وقت میں سلسلہ نوربخشیہ کے کئی پیر موجود ہوتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک مساویانہ طور پر قابل احترام ہے۔ تاہم سید محمد نوربخشؒ کی اپنی تعلیمات کے مطابق جہاد اکبر کیلئے لازم امام کی معیار پر اترنے والا کوئی بھی فرد آپ کا مرشد بن سکتا ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی سلسلے سے ہو، جس میں نسلی وراثت کی کوئی قید نہیں۔

کئی نوربخشی سلسلوں کی موجودگی سے متعلق بات بالکل سادہ سی ہے کہ سید محمد نوربخشؒ نے اپنے دور میں کئی شاگردوں کو خرقہ اور خط ارشاد یعنی رشد وہدیت کا باقاعدہ اجازت نامہ دے کر اکناف عالم میں بھیجا جو اپنے اپنے خطوں میں سلسلہ نوربخشیہ کے امین تھے، چونکہ اُس دور میں رسل ورسائل کے وہ مواقع نہیں تھے جو آج ہیں لہٰذا مختلف خطوں میں الگ الگ خلیفہ بھیجنا ضروری تھا، جو آپؒ کے سلسلے کو جاری وساری رکھے۔ یہ سلسلے آج بھی اطراف عالم میں موجود ہیں، مختلف خطوں کے معروضی حالات کے مطابق آداب سلوک اور عبادت میں فرق ممکن ہے، لیکن اصول وفروع اور بنیادی تعلیمات میں کوئی فرق نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان سلسلوں اور ہم میں کافی فرق ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ اصول وفروع اور فرائض ساتھ چند بنیادی باتوں پر اتفاق کے بعد دیگر چیزیں جیسے آداب عبادت وطریقہ ہائے سلوک ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ محض ثانوی معاملات میں فرق کی بنا پر کسی بھی سلسلے کو الگ نہیں سمجھا جاسکتا۔

بنیادی باتوں میں اہم ترین اور پہلی بات یہ ہے کہ حصول طریقت کیلئے تکمیل شریعت لازمی ہے۔ طریقت کے نام پر شریعت مقدسہ کو بالائے طاق رکھنا نوربخشی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ مکمل اتباع شریعت کے بغیر کوئی بھی صاحب صحو مرشد نہیں بن سکتا۔ لہٰذا اتباع شریعت (کما کان فی زمانہ ، جیسے دور رسالتؐ میں تھا) کے ساتھ حصول طریقت کیلئے ریاضت وسلوک کا راستہ اپنائیں تو اس سلسلے کے نوربخشی مسلک سے ہم آہنگ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ جہاں تک آداب سلوک اور انداز عبادت کا تعلق ہے وہ طریقے تو بے حساب ہوسکتے ہیں جیسے کہ حضرت نجم الدین کبریٰؒ کا فرمان ہے کہ الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق، (ترجمہ) اللہ تک رسائی کے راستے انسانی سانسوں کی تعداد کے برابر ہیں۔

یہاں ایک اور بات کی وضاحت بھی مناسب ہوگی کہ فی زمانہ آئینہ نوربخشی کے نام سے مشہور نوربخشی مسلک کے چودہ نکات ہماری شناخت ہیں۔ کسی کو اس پر اعتراض نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس پر بلا کم وکاست اتفاق کریں تو کوئی بھی وجہ اختلاف باقی نہیں رہتی۔ تاہم ان نکات کی نہ صرف تشریحات بلکہ پسند کی تاویلات نے کچھ ابہام پیدا کر رکھا ہے۔ جو متن کے الفاظ سے ہٹ کر ہیں۔ اس آئینہ کے صرف آخری نکتے کو لے کر اس کی ایسی تشریح اور تاویل کے

ذریعے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ اس مخصوص تاویل کے مطابق اس نکتے سے روگردان ہو تو نوربخشی نہیں رہے گا، دنیائے تصوف کی وسعت سے ناواقفیت ہی ہو سکتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ محدود ذہنوں کی اپنی تنگ نظری کے مطابق مسلک کی تعلیمات کو محدود تر بنا کر پیش کرنے کی مخلصانہ کوشش ہو۔ آئینہ نوربخشی کے مطابق بھی دیکھا جائے تو "مرید مرشد" کا لفظ ہے اور مرشد کا مفہوم واضح ہے۔ فی زمانہ مرشد کیلئے پیر کا لفظ مستعمل ہے۔ لفظ پیر فارسی متبادل ہے جس کے کئی اور معنی بھی ہیں۔ جبکہ مرشد صرف راستہ دکھانے والے کے معنوں میں مستعمل ہے۔ یوں تو لفظ "پیر" کے غیر عربی ہونے کی بنا پر ہی پیر کے حکم کو وجوبی حیثیت دینا مبالغہ سے کم نہیں لگتا کیونکہ وجوبی احکام وہ ہیں جن کا حکم نص صریح یعنی قرآن وسنت یا ائمہ طاہرینؑ کے واضح فرامین کی صورت میں موجود ہو جو تمام تر عربی میں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محض پیر کے حکم کو وجوبی حیثیت میں نہ ماننے سے کسی بھی فرد کو جو سید محمد نوربخشؒ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو، غیر نوربخشی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایسا کرنے کا نتیجہ خواہ کسی بھی مقصد کے تحت ہو نوربخشیت کو محدود کرنے کے سوا کچھ نہیں نکلے گا۔

اگر پیر کو مرشد اور ولی کے مفہوم میں بھی لیں تو بھی اس کے ہر لفظ کو بلا چون و چرا تسلیم کرنا، یا اس کی ہر فرمان کو وجوبی حیثیت دینا تقلید ربی کا دوسرا نام ہے۔ جہاں تک بطور سرپرست مسلک پیر کی حیثیت کا تعلق ہے اس کی تعظیم ضروری ہے۔ عزت و تعظیم اور معاشرتی مقام کچھ اور ہیں جبکہ شرعی اعتبار سے احکامات کو وجوبی حیثیت دینا بالکل مختلف چیز ہے۔ بطور آگاہ انسان ہم مسؤل ہیں لہذا اپنی دانست کے مطابق نوربخشی کتابوں کے اصل متن کو سامنے رکھتے ہوئے ان معاملات پر اظہار اخلاقی ذمہ داری ہے۔ ہم اپنی ترجیحات کے مطابق کسی چیز کو واجب یا اس حیثیت کے برابر یا کسی چیز کو حرام یا اس جیسی حیثیت قرار دینے کے مجاز نہیں۔ اور جب آپ کسی بات کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں تو اس پر عمل اور رد عمل دونوں انتہائی قسم کے ہوتے ہیں جس کا جذباتی جواز تو ہو سکتا ہے، شرعی جواز نہیں ہوتا۔ اور مسلک کے معاملات میں ہم صرف اور صرف شرعی جواز کو مدنظر رکھنے کے پابند ہیں۔

یہاں پر ایک اور اہم نکتے کے حوالے سے میر سید محمد نوربخشؒ کی اپنی رائے بیان کرنا بھی ضرور سمجھتا ہوں، جو مذکورہ معاملے سے وابستہ ہے۔ یہ دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ حبل اللہ المتین کی تشریح مختلف علماء مختلف انداز سے کرتے ہیں۔ میں صرف سید محمد نوربخشؒ کے الفاظ کو بیان کرکے چند سوالات کے ساتھ فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔ شاہ سید علیہ الرحمہ کی کتاب "انسان نامہ" میں (جس کا اردو ترجمہ جناب سید حسن شاہ شگری اور جناب غلام حسن حسنو دونوں نے کیا ہے اور مارکیٹ میں بھی دستیاب ہیں)، حبل اللہ (یعنی اللہ کی رسی) سے متعلق واضح الفاظ میں چار صحیح تفاسیر کا تذکرہ موجود ہے۔ میر سید محمد نوربخشؒ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت کریمہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا☆ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ کے مصداق حبل اللہ کی صحیح تفسیر چار ہیں (یاد رہے چار ہیں صرف ایک نہیں)۔

ایک تفسیر کے مطابق حدیث ثقلین کی رو سے کتاب اللہ اور عترت رسول حبل اللہ ہیں۔ بعض مفسرین کے مطابق علماء شریعت حبل اللہ ہیں جو قرآن کے معانی بیان کرتے اور دنیا کو قرآن وسنت کا راستہ دکھاتے ہیں۔ مشائخ طریقت حبل اللہ ہیں کیونکہ یہی لوگ علمائے ربانی ہیں اور ان کی حیثیت اپنی قوم میں کسی اُمت میں نبی کی حیثیت کی طرح ہے۔

یوں میر سید محمد نوربخشؒ ان تمام تفاسیر کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں جن کے مطابق حبل اللہ سے مراد قرآن، اہلبیتؑ یا عترت رسولؐ، علمائے شریعت جو قرآن وسنت کے داعی ہیں اور شیوخ طریقت جو باعمل عالم اور علمائے ربانی ہیں ہو سکتے ہیں۔ میر سید محمد نوربخشؒ مزید فرماتے ہیں کہ یہ چاروں معانی حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی ذات میں موجود تھے یعنی آپ صحیح معنوں میں قرآن کے عامل

باقی صفحہ 15 پر

دامانِ خیال

ترکِ دنیا کی حقیقت

عبدالرشید براہ پائیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ٥ ترجمہ: میں نے جنات اور انسان کو نہیں بنایا سوائے میرے عبادت کے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جنات اور انسان کو اس دنیا میں سوائے عبادت کے نہیں بنایا گیا۔ اللہ نے ہمیں اسی مقصد کے لیے دنیا میں بھیجا کہ ہم اس کی عبادت کریں اور اس کی نعمتوں کا شکر بجا لائیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو فرشتوں سے افضل قرار دیا اور اشرف المخلوقات کا لقب دیا۔ ہر طرح کی نعمتوں سے مالا مال کیا اور ہر طرح کی ضروریات کو پورا کیا گیا۔ بندوں کی عبادت کی صحیح بجا آوری کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار بعض روایت کے مطابق ایک لاکھ ستر ہزار انبیاء بھیجے۔ اس کے علاوہ قیامت تک محفوظ رہنے والی کتاب قرآن مجید بھیجی گئی تاکہ لوگ ان سے ہدایت حاصل کریں اور اپنے رب کی عبادت کریں۔ عبادت کی ذیل میں اسی قرآن مجید میں سب سے زیادہ نماز کا ذکر آیا ہے۔

اللہ کی بندگی کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ لیکن ہر نماز پڑھنے والا اللہ کی بندگی نہیں کر رہا ہوتا ہے بلکہ وہ محض ورزش کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ نماز کے بارے میں فرمان رسالت ؐ ہے کہ **لا صلوٰۃ الا بحضور قلب** کوئی بھی نماز حضور قلب کے بغیر بار آور ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس فرمان سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نماز پڑھنے کے لیے حضوری قلب ضروری ہے ورنہ نماز بغیر روح جسم کے مانند ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس بارے میں ہمارے رہبر غوث المتاخرین حضرت میر سید محمد نوربخش نور اللہ مرقدہ الفقہ الاحوط میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

لا صلوٰۃ الا بحضور القلب فلذلک یجوز التکرار فی التکبیر الی سبع تکبیرات لاحضار القلب ولا یجوز اکثر من ذلک ان حضر وان لم یحضر فیصلی صلوۃ ضروریۃ ثم یشتغل بمعالجۃ القب ومنع الوساوس والھواجس وقطع العلائق الحسیّۃ ودفع العوائق النفسیۃ وترک الدّنیا وھو راسُ کلّ عبادۃ٥

ترجمہ: حضور قلب کے بغیر کوئی نماز بار آور ثابت نہیں ہو سکتی اسی وجہ سے دل کو حاضر رکھنے کی خاطر سات مرتبہ تک تکبیر کو مکرر پڑھنا جائز ہے اس سے زیادہ مرتبہ جائز نہیں بشرطیکہ دل حاضر رہے اگر حضوری قلب نہ ہو تو ضرورت کی نماز ہی پڑھے اس کے بعد دل کے علاج کرنے میں لگ جائے۔ ترک کو روکنے، حسی تعلقات کو توڑنے، نفسی رکاوٹوں کو دور کرنے اور دنیا کو ترک کرنے میں لگ جائے۔ ترک دنیا ہر ایک عبادت کی جڑ ہے۔

اپنی عبادت کی صحیح بجا آوری کی خاطر شاہ سید ؒ نے ہمیں تکبیرۃ الاحرام کو سات مرتبہ تک مکرر پڑھنے کا حکم دیا لیکن پھر بھی حضور قلب نہ ہونے کی صورت میں دل کا علاج کرنے کے لیے کہا گیا۔ اور دنیا کو ترک کرنے کے لیے کہا گیا کیونکہ ترک دنیا ہی عبادت کی جڑ ہے۔ ترک دنیا سے مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم اللہ کی عبادت کے لیے اپنے تمام گھر بار ویران چھوڑ کر تنہا اللہ کی عبادت کے لیے لگ جائیں۔ بلکہ اللہ نے ہم پر اپنے والدین، بچوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دینی بھائیوں کے حقوق ادا کرنا واجب قرار دیا ہے۔ ایسے میں ہم ان کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں؟ ذرا سوچنے والی بات ہے! اللہ تعالیٰ خود اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے کہ **الدنیا مزرعۃ الاخرہ** ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس دنیا میں ہم جو بوئیں

گے روز آخرت کو ہم وہی کاٹیں گے۔ یہاں اللہ کے اس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ایک دارالعمل ہے اور کھیتی کی مانند ہے۔ ہم اس میں اچھے بیج بوئیں تا کہ اچھی فصل کی امید ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اللہ کی بندگی کے لیے دنیا کو ترک کرنا ضروری ہو تو وہ دنیا کہاں سے لائیں جس میں ہم نے بیج بونا ہے تا کہ آخرت میں کاٹ سکیں۔ لہٰذا ہمیں معلوم ہوا کہ ترک دنیا کا مطلب ہرگز دنیا کو چھوڑ کر جانا نہیں ہے بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے عبادت کرنا ہے۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال اس نظریہ کو خوبصورت انداز میں بیان فرماتے ہیں ۔

ہوں کوہ بیاباں تیرے آغوش میں لیکن
ہاتھوں سے ترے دامن افلاک نہ چھوٹے

مانند سحر صحن گلستان میں قدم رکھ
آئے تہ پا گوہر شبنم تو نہ ٹوٹے

علامہ اقبال اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے انسان تم کوہ سے لے کر بیابانوں اور اس دنیا کے دوسری چیزیں چاہے جتنی بھی ہو تمہارے پاس کوئی حرج نہیں مطلب تم اس دنیا میں جس طرح رہنا چاہتے ہو رہو اور جس طرح کمانا چاہتے ہو کمالو مگر تیرے ہاتھ سے کبھی بھی دامن افلاک نہیں چھوٹنا چاہیے۔ یعنی تم کبھی خدا تعالیٰ کی بندگی اور ذکر الٰہی سے غافل نہ رہو۔ اس دنیا کے گلستان میں صبح کی طرح قدم رکھو کہ اگر تمہارے پاؤں تلے شبنم کا موتی بھی آئے تو نہ ٹوٹے۔ یعنی تم اس دنیا میں اس طرح رہو کہ کوئی تم سے تنگ نہ ہو، کسی کا حق نہ چھینو، کسی پر ظلم نہ کرو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر ترک دنیا سے کیا مراد ہے۔ جس کے لیے شاہ سید نے فقہ الاحوط میں کہا تھا کہ ترک دنیا ہی تمام عبادتوں کی جڑ ہے۔ ذرا ملاحظہ کیجئے فرمان رسالتؐ ہے۔ **الدنیا جیفة وطالبھا کلاب** ترجمہ: دنیا ایک مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے۔ یہی وہ دنیا ہے جس کو ہم نے ترک کرنا ہے۔ فرمان رسالت کے مطابق یہ دنیا ایک مردار چیز ہے اور اس کا طالب، پیروکار، ساتھی سارے کتا ہے۔ اب آپ لوگوں کو واضح ہوا ہوگا کہ ترک دنیا سے اصل مراد کیا ہے۔ وہ دنیا جسے ہمارے آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مردار کہا ہے۔ خواہشات نفسانی کی غلامی اور شیطان کی پیروی ہے۔ اللہ کی بندگی اس وقت تک صحیح نہیں ہوگی جب تک اس دنیا کو ترک نہ کیا جائے جس کو حضور اکرمؐ نے مردار کہا ہے۔ لہٰذا ان تمام اقوال کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ اپنے رب کی بندگی اور عبادت کے لیے ان تمام احکامات کو بروئے کار لائیں جن کا اللہ تعالیٰ، حضرت محمد مصطفیٰؐ اور شاہ سید محمد نوربخشؒ نے حکم دیا ہے اور ان تمام کاموں اور اعمال سے بچ کے رہنا جن سے انہوں نے منع فرمایا ہے۔ اسی میں ہماری دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری اور بھلائی ہے۔

بقیہ: عقیدہ ولایت و سلاسل نوربخشیہ

اور مفسر، عترت رسولؐ کے نمائندہ، مجتہد شریعت اور مجاہد طریقت تھے یوں آپ کا سلسلہ دیگر سلاسل سے ممتاز اور قوی ہے۔

یاد رہے سید علی ہمدانیؒ سے منسوب سلسلہ ہمدانیہ کی اور بھی کئی شاخیں اور ذیلی شاخیں ہیں جن میں سے ایک سلسلہ نوربخشیہ بھی ہے۔ کیا آپ تمام سلاسل ہمدانیہ کو حبل اللہ سمجھیں گے؟ کیا صرف اپنے پاس موجود سلسلے کو ہی یہ اعزاز دیں گے؟ کیا کسی بھی سلسلے کی ترتیب اور اس کے وارثین سے صرف نظر، مذکورہ تفاسیر کی روشنی میں قرآن و عترت،، مجتہدین شریعت اور مجاہدین طریقت کو معیار بنا کر حبل اللہ کا تعین کریں گے؟ اگر صرف ایک سلسلے کے ایک پیر (شیخ طریقت) کو حبل اللہ قرار دیں تو دیگر تین تفاسیر کا کیا بنے گا؟ اور خود سید علی ہمدانیؒ تک پہنچنے والے دیگر سلسلوں کے بارے میں کیا رائے رکھیں گے؟

مجھے معلوم ہے کہ درج بالا باتیں کئی سوالوں کے جواب کے ساتھ بہت سارے سوالات بھی پیدا کریں گے جس سے آپ کے ذوق جستجو اور شوق تحقیق میں اضافہ ہوگا، انشاءاللہ۔ اور یہی شوق تحقیق اور ذوق جستجو ہماری رہنمائی میں معاون ہوگا۔ ممکن ہے یہ بات بہت سارے احباب کو کئی حوالوں سے زیادہ پسند نہ آئے، کچھ کو نظریاتی اعتبار سے اختلاف ہو سکتا ہے اور کچھ ممکن ہے انداز تحریر سے لطف اندوز نہ ہوں لیکن میری ذاتی رائے اور پوزیشن یہی ہے جسے آپ جو بھی سمجھیں لیکن شاید یہی راہ اعتدال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس انتہا پسندی کے دور میں راہ اعتدال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درس وتدریس

مسلک نوربخشیہ میں دینی مدارس کی تاریخ اور مدرسہ شاہ ہمدان

تحقیق: غلام حسین

تحریر: احسان علی دانش

ارشاد باری تعالی ہے۔ اقرا باسم ربک الذی خلق ○ خلق الانسان من علق ○ اقرا وربک الاکرام ○ الذی علم بالقلم ○ علم الانسان مالم یعلم○ الخ

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سکھایا (علم) جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

تمام حمد وثنا، مالک ارض وسما و مالک انس وجن کے لیے اور تمام درود وسلام خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ اور آپؐ کے آل اطہار پر اور سلام عقیدت ان مشائخ عظام پر جن کی شب وروز کوششوں سے آج دنیا کے کونے کونے میں اشھد ان لا الہ الا للہ و اشھد ان محمد عبدہ ولرسولہ کے فلک شگاف نعرے بلند ہوتے ہیں۔

رب کائنات نے حضرت آدمؑ وحضرت حواؑ کو جب تخلیق فرمایا تو ساتھ علم بھی عطا کیا۔ آپ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو مبعوث فرمایا۔ تو ان تمام پیغمبروں کو بھی تعلیم عطا کر دی۔ الٰہی علم اور اس کا طریقہ تدریس ازل سے آج تک نہایت مربوط مسلسل منظم اور اثر انگیز رہا۔ حضور عالی مرتب کو غار حرا میں پڑھنے اور پڑھانے کی خدمت سے آگاہ کر دیا۔ تمام انبیاء علیہم اسلام نے اپنے اپنے دور کی امت کو حکم الٰہی مختلف انداز اور طریقے سے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کی۔ ائمہ اطہار کے ایام میں بھی تدریسی نظام کا سلسلہ خانقاہی نظام کے تحت بحسن وخوبی چلتا رہا۔ خود حضور پاکؐ نے بھی وحی کے تیرہ سال بعد اعلان نبوت کا باقاعدہ آغاز کیا۔ ساتھ ہی مسجد نبوی میں اہل صفاء کا نظام مجلس شروع کیا اور مسجد نبوی میں اسلام کا باقاعدہ تدریسی نظام چل پڑا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک سو صدی ہجری میں حضرت امام رضاؑ کے حکم پر حضرت شیخ معروف کرخیؒ نے خانقاہ میں جامع انداز میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت امام رضاؑ اور حضرت معروف کرخیؒ کی رحلت اور حضرت امام غزالیؒ کی اجازت سے ان کے چھوٹے بھائی حضرت احمد غزالیؒ نے بغداد میں باقاعدہ مدرسہ کی بنیاد رکھی اور نصاب تعلیم مرتب کیا۔ سید قوام الدین ابن شاہ قاسم فیض بخشؒ ابن سید محمد نوربخشؒ نے حضرت امام رضاؑ کے روضہ اقدس کے نزدیک مدرسہ قائم کیا۔ حضرت جعفر بدخشیؒ نے کولاب تاجکستان میں مدرسہ قائم کیا۔ اس مدرسے کے ایک کونے میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کا آستانہ عالیہ ہے۔ کشمیر زڈی بل میں حضرت میر شمس الدین عراقی بت شکنؒ نے خانقاہ معلی تعمیر کروائی۔ اس سے ملحق دینی تعلیم و تربیت اور درس وتدریس کے لیے مدرسہ قائم کیا۔ جس کا مدرس اعلیٰ خواجہ بابا علی نجار تھا۔ کہ جاتا ہے کہ حضرت میر سید علی دانیال شہیدؒ اور خواجہ بابا علی نجار کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کی گئیں۔ اس سے فائدہ اٹھا کر ناخلف لوگوں نے دونوں ہستیوں کو شہید کر دیا اور دونوں کو ایک

ہی جگہ دفن کر دیا۔

جہاں تک بلتستان میں خانقاہی نظام کے تحت درس و تدریس کا تعلق ہے تو پیر صوفیہ نوربخشیہ حضرت سید مختار اخیارؒ نے کریس میں مدرسہ قائم کیا۔ بلتستان کے پایہ تخت سکردو کے گمبہ سکردو میں موجود خانقاہ معلی کی اہمیت مسلمہ ہے یہ خانقاہ 1103ھ میں تعمیر ہوئی۔ اس خانقاہ کے تقدس کی ایک دنیا گواہ ہے۔ کہا جاتا ہے اس دور میں یہاں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ آستانہ سکردو میں مدفون علماء اور ان کے آثار بھی اس بات کے شاہد ہیں کہ سکردو میں مسلک نوربخشیہ کے پیروں کے دور میں جگہ جگہ مساجد، خانقاہوں اور گھروں میں تعلیمی سلسلہ جاری رہا۔ سکردو ہی کے رانگا اور آس پاس کے محلوں میں آباد سادات کرام کے آباء و اجداد کا تعلق بھی نوربخشی مسلک سے تھا۔ دریائے سندھ کے کٹاؤ کی زد میں آنے والے ژھونگدوس اور رانگا کے علاقے میں دریا کے بیچ ایک جزیرہ نما ٹیلے پر ایک مزار نظر آتا ہے جو کہ ایک بزرگ کے صاجزادے کا ہے۔ جستجو، تحقیق، غور و فکر اور تجسس کا فقدان ایک ایسا زہر ہے جو ہر قوم، ملک اور ملت کو گہری نیند سلانے میں کارگر ثابت ہوتا ہے۔ جس سے بھی جستجو کا جذبہ چھین لیا جائے یہی اس کی موت ہے۔ ایک عرصے تک نوربخشی مسلک منافقین کی سازشوں اور بے عمل افراد کے ہاتھوں یرغمال بنا رہا۔ جس کے سبب انہیں اپنی قدر و قیمت اپنے آباء و اجداد اور بزرگان دین کی تعلیمات اور آثار کے سلسلے میں سوچنے تک کی فرصت نہیں رہی۔ 1979 کے بعد احیائے نو کی تحریک کے نتیجے میں حاصل تجربات، مشاہدات اور فکر و نظر کی وسعت کی بدولت تحقیق و جستجو ہر نوجوان کے رگ و پے میں رچ بس گئی یہ اللہ کا کرم ہے۔ کہ اب امید کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں اور اب ہر اہل نظر اپنے اجداد کے آثار کی کھوج اور شاندار مستقبل کی تلاش میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ جہاں تک علاقہ شگر کا تعلق ہے وہاں ہر خانقاہی نظام میں تدریس جاری ہے۔ مگر کوئی قابل ذکر کارنامہ نظر سے نہیں گزرتا۔ کھرمنگ میں بھی نشر و اشاعت درس و تدریس اور تبلیغی سرگرمیاں ناپید تھیں۔ روندو، شیو، کواردو، قمراہ، کرشورو اور دیگر مواضعات میں اس وقت کے علمائے کرام کی تن آسانیاں ہی نظر آتی ہیں۔ سرمیک، ذورو، شیلہ، پرکوتہ، پاندے اور دیگر مواضعات میں بھی تدریس کے حوالے سے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ البتہ گھروں کی حد تک فقہی مسائل اور دیگر ضروری شرعی احکام کے علوم دیئے جاتے تھے۔ کریس، غوازی، یوگو، کھرفق، براہ، گوند، کوینس، بلغار، کھرکو، تھلے، سلینگ، مچلو، تلس، بلدی، تھگس، دم سم، پچھروا، سلترو۔ الغرض ان جیسے دیگر مواضعات میں بھی مساجد، خانقاہ اور گھروں میں تدریس ہوا کرتی تھی۔ البتہ خپلو میں قبل از آزادی پاکستان بوا مختار الموسوی مرحوم نے تھغسکوتنگ میں مدرسہ قائم کیا۔ آپ نوربخشی مسلک کے پیروکاروں کے روحانی پیشوا بھی تھے۔ مگر امتداد زمانہ سے یہ مدرسہ بھی بند ہوا۔

خپلو خاص کو زمانہ قدیم سے یہ اعزاز رہا ہے کہ خپلو بلتستان کا مرکزی خطہ ہے۔ سکردو کے بعد خپلو کی اہمیت مسلمہ بھی اور بے تاریخ نوربخشیہ اس بات پر بھی جس قدر فخر کرے کم ہے۔ کہ خپلو میں کاچو حسن خان خاپہ نے نوربخشی مسلک کی ترقی و ترویج اور تبلیغی سرگرمیوں کے لیے مرکزی کردار ادا کیا آپ کو اللہ نے یہ بھی توفیق عطا کی کہ آپ نے باہچی محلہ میں موجود رہائشی گھر کو مدرسہ کے لیے وقف کر دیا۔ اور لائبریری قائم کر دی۔ آپ کی کوششوں کی بدولت خپلو میں مسلک بدلنے کا جو رجحان پیدا ہو گیا تھا وہ ایک دم کم ہو گیا۔ اور نوربخشیوں کو دن بدن استحکام مل گیا۔

1930ء میں بوا شاہ عباس نے غورسے کے مقام پر مدرسہ کی بنیاد رکھی اور منظم انداز میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ بوا علی موسیٰ مچلوی نے 1930 میں مکتب کھولا۔ مگر یہ مدرسہ بھی نوربخشیوں کی بے حسی اور مفاد پرست عناصر کا شکار ہوا۔ یوں باہمی چپقلش، آپس کی بے اعتمادی اور دوسروں کی رخنہ اندازی کی بناء یہ مدرسہ بھی بند ہوا۔ اب لوگوں کا کہنا ہے کہ اس مدرسہ کی عمارت میں سرکاری طور پر پرائمری سکول کی تعلیم دی جاتی ہے۔ 1960-61 کی دہائی میں پچھروا (گلشن کبیر) میں بوا علیشاہ مرحوم نے بھی نوربخشیوں کی اشک شوئی کے لیے ایک مدرسہ قائم کیا جس کے لیے حکومت کی طرف

سے عطیہ بھی ملا۔ تاہم بدقسمتی سے اس مدرسہ کا نتیجہ بھی دوسرے مدارس سے مختلف نہیں نکلا۔ یہ مدرسہ پورے علاقہ نالہ جات کے لیے امید کی کرن ثابت ہو رہا تھا۔ مگر بہت جلد یہ شمع بھی بجھ گئی۔ اور علاقہ تاریکی میں ڈوب گیا۔ میرپی کھور کریس میں قائم شدہ مدرسہ بھی بند ہوا۔ جسے پیر سید میر شاہ مرحوم نے بنایا تھا۔ یلسکل کریس میں جامع مسجد کا تعمیری کام شروع ہوا۔ اس وقت سے مدرسہ بند ہے۔ ستم ظریفی دیکھئے کہ مدرسہ رہائشی مقاصد کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ 1960 کی دہائی میں تھلے میں بھی مدرسہ قائم کیا گیا۔ سید مختار اور آپ کے والد سید مرتضیٰ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ سید منظور حسین ہمدانی کے فتنے کے نتیجے میں یہ مدرسہ بھی بند ہوا۔ سید مختار سید منظور ہمدانی کے پیروکاروں میں شامل ہوا۔ اب خدا کا فضل ہے اس مدرسہ کی جگہ خانقاہ تھلے کے ساتھ مدرسہ مظہر الاسلام میں بو اسلام اور دوسرے اساتذہ کرام نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ 1970 میں آخوند محمد مرحوم نے چھوار چھوربٹ میں مدرسہ قائم کیا اس طرح سکمہ میں حاجی غلام محمد ٹھیکیدار اور محمد علی کھورپا نے مدرسہ قائم کیا۔ مگر انجانے ہاتھوں نے اس مدرسہ کو گرلز سکول میں تبدیل کرنے کے لیے کام کیا۔ یوں اس مقام پر گرلز سکول تعمیر ہونے کے بعد دینی تعلیمات منقطع ہوگئیں۔ اور حد یہ ہے کہ مدرس اعلیٰ آخوند محمد عبداللہ جو جامع منصورہ سکردو کا فارغ التحصیل ہے۔ مختلف الجھنوں میں الجھا کر مدرسہ سے فارغ کر دیا۔ یہ مدرسہ سکمہ کے عوام کی بے حسی بے اختیاری اور بے چارگی کی تصویر بنا ہوا ہے۔ یہ مدرسہ اپنے لیے قطعہ زمین عطا کرنے والے مرحومین کی ارواح کو چیخ چیخ کر اپنی داستان غم سنا رہا ہے۔ تھونگدس، فرانو، امیر آباد، حسن آباد، پرتوک، مرچھا، ڈاؤ اور دیگر مواضعات میں چھوٹے بڑے مدرسے قائم ہیں۔

افسوسناک پہلو یہ ہے کہ صوفیائے کرام نے بغداد سے برصغیر پاک و ہند کشمیر اور تبت تک اعلیٰ تعلیمی درسگاہیں قائم کیں مگر ان کے پیروکاروں نے قدر نہیں کی۔ صوفی ہونے کا محض دعویٰ کیا۔ صوفیائے کرام کے مقدس مشن کی حفاظت نہ کر سکے۔ بلتستان کے ہیڈ کوارٹر سکردو میں نوربخشی مسلک کے پیروکاروں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں رہائش پذیر نوربخشی عوام میں مذہبی بیداری کے نتیجے میں کراچی میں انجمن فلاح و بہبود نوربخشی بلتستانیاں نے بھی ایک مدرسہ قائم کیا۔ لیکن یہ مدرسہ عوام کی امنگوں پر پورا نہیں اترا۔

سکردو میں بوا حاجی محمد علی کوروی مرحوم پیش امام مسجد العارفین کشو باغ سکردو نے مسجد میں درس و تدریس کے سلسلے میں تاریخی کردار ادا کیا۔ اس مسجد میں طالب علموں کی تعداد سو سے زائد ہو چکی تھی۔ اسی دوران مرحوم نے کئی بار اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ بلتستان میں نوربخشیوں کے ایک بڑے مدرسے کا قیام ناگزیر ہے اس سلسلے میں خپلو میں نوربخشی مسلک کے آل پاکستان کنونشن منعقدہ 1985 اور شاہ سید کانفرنس ڈسٹرکٹ کونسل ہال سکردو اور اس طرح کے دیگر بڑے اجتماعات کنونشنوں اور کانفرنسوں نے عوام و خواص میں بیداری کی ایک نئی لہر اٹھی۔ خپلو کنونشن میں ایک نئے دستور العمل کی متفقہ منظوری دی گئی۔ اس کنونشن کی خاص بات یہ تھی کہ پیر صوفیہ نوربخشیہ سید عون علی شاہ صاحب خود صدارت فرما رہے تھے۔ یہ دستور العمل شائع بھی ہو چکا ہے۔ اس کنونشن کی روشنی میں سکردو میں مدرسہ کے قیام کے سلسلے میں کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ جس میں مدرسے کے ابتدائی خدوخال اخراجات مدرسہ کی عمارت اساتذہ اور طلبہ کی تعداد کے علاوہ نصابی اور غیر نصابی امور بھی طے کیے گیے۔

بالآخر 1995-96 میں مدرسہ شاہ ہمدان کا قیام عمل میں آیا۔ جو نوربخشی پیروکاروں کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا۔ 1995-96 سے اب تک مدرسہ شاہ ہمدان کی کارکردگی تسلی بخش رہی ہے۔ اور یہاں سے اب سینکڑوں طلبہ فارغ ہو کر دین و ملت کی تبلیغ و ترقی میں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس مدرسے میں مختلف ادوار میں مختلف اساتذہ کرام نے علم کی روشنی کو پھیلانے کی کوشش کی۔ ان میں علامہ محمد ابراہیم فیضی، مولانا مفتی علی محمد ہادی، مولانا عارف حسین، شیخ محمد عبداللہ، مولانا مراد علی نوری نمایاں اساتذہ میں شامل ہیں۔ جبکہ اس

مدرسے کے مہتمم اعلیٰ کے لیے مختلف دور میں مختلف لوگ رہے۔ جن میں سابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مرحوم محمد علی اور بابو دولت علی تھلوی نمایاں ہیں۔

قارئین کے لیے یہ بات مسرت اور اطمینان کا باعث ہوگا کہ اس مدرسہ کا الحاق مدرسہ ریفارمز پروجیکٹ کے تحت محکمہ تعلیم سے ہے جس کے لیے ٹیوٹر وغیرہ کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مدرسہ کی جانب سے بھی ٹیوٹر مقرر کر کے میٹرک اور ایف اے، ایف اے سی کے امتحانات میں بھی طلبہ نے نمایاں کارکردگی دکھائی ہے۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ مروجہ علوم کے سلسلے میں کمپیوٹر لیٹریسی اور مختلف دیگر ہنر سکھانے کے سلسلے میں بھی پیش رفت کی گئی ہے تاکہ علمائے دین روزگار کے سلسلے میں خودکفیل ہوسکیں۔

مالیاتی ذرائع:

یہ مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکاروں کے عطیات و صدقات سے چل رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی زکوۃ فنڈز سے قلیل امداد سالانہ کی بنیاد پر حاصل ہوتی ہے۔ حکومت یا کسی غیر سرکاری فلاحی تنظیم کی طرف سے کسی قسم کی بھی امداد حاصل نہیں۔ مالی وسائل کی فراہمی کے سلسلے میں مولانا مراد علی نوری، مولانا محسن علی، حاجی غلام مہدی اور بوا موسیٰ کی خدمات قابل تعریف ہیں۔

عمارت:

اس مدرسہ کا ایک خوبصورت کمپلیکس موجود ہے جس میں دس کمرے ہیں جن میں تدریس کے علاوہ شب باشی کے انتظامات ہیں۔ اس کمپلیکس میں ایک کشادہ ہال بھی ہے جس میں طلبہ مختلف تقریبات سمیت بزم ادب کا انعقاد کرتے ہیں۔ ان تمام کمروں کو اولیاء اللہ کے ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ جبکہ ہال حضرت شاہ ہمدان کے نام سے موسوم ہے۔ اساتذہ کرام کے لیے الگ پورشن ہے۔ جن سے متصل اسلامک صفہ لائبریری ہے۔ اس لائبریری میں جہاں مسلک تصوف سے متعلق دنیا جہاں کی کتابیں موجود ہیں، وہاں دیگر اسلامی مکاتب فکر کی کتب سمیت مختلف میگزین اور اخبارات بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ طلبہ فارغ وقت میں مختلف کتب کے مطالعہ سے اپنی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس لائبریری میں حضرت شاہ ہمدانؒ اور حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کی زندگی اور تعلیمات کے حوالے سے کئی قلمی نسخے بھی موجود ہیں۔ جو تحقیق کرنے والے ملکی علاقائی اور بین الاقوامی محققین کے لیے دعوت فکر و دعوت تحقیق دیتے ہیں۔ ان نایاب و نادر نسخوں کو جمع کرنے کا سہرا سید اکبر شاہ کے سر جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی بے پناہ دلچسپی اور عقیدت سے ان نادر نسخوں کو مختلف مقامات سے نہ صرف جمع کیا بلکہ لائبریری کے قیام کو ممکن بنایا۔ ان کے ساتھ صوفی محمد اسماعیل نے بحیثیت لائبریرین نمایاں خدمات انجام دیں۔

تعلیم بنات:

2007 میں مدرسہ شاہ ہمدان میں طالبات کے لیے بھی شعبے کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جن میں پینتیس کے قریب طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہ طالبات مدرسہ میں قرآن، حدیث، فقہ اور مسائل کے علوم سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ جبکہ سکردو شہر کے مختلف کالجوں سے مروجہ تعلیم بھی حاصل کرتی ہیں۔ یہ طالبات کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر ہیں۔ اس سیکشن میں بھی بزم ادب بحث و مباحثہ اور دیگر علمی مشاغل کا اہتمام ہوتا ہے۔ مولانا عارف حسین اور مولانا محمد اقبال کی زیر نگرانی طالبات کی صلاحیتیں اجاگر ہو رہی ہیں۔ سکردو کی سطح پر ہونے والے مختلف تعلیمی مقابلوں میں اس مدرسہ کی طالبات نمایاں پوزیشن حاصل کرتی ہیں۔ مدرسہ شاہ ہمدان میں رہائش پذیر طلبہ و طالبات کے لیے کتابوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ دیگر وسائل بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔

داخلہ پالیسی:

دستورالعمل کے تحت مدرسہ میں داخل ہونے کے لیے تعلیمی معیار میٹرک مقرر ہے۔ ساتھ ہی بنیادی دینی علوم پر دسترس کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور ہر یونین کونسل کے لیے کوٹہ مختص کیا ہوا ہے۔ ان کے چناؤ کے سلسلے میں مدرسہ بنات، پرنسپل مدرسہ شاہ ہمدان اور مہتمم پر

مشتمل کمیٹی ہے۔

انتظام وانصرام:

مدرسہ کے امور کی دیکھ بھال کے لیے مشاورتی بورڈ قائم ہے۔ ان کی مشاورت سے اہم امور انجام دیے جاتے ہیں۔ حسابات کی جانچ پڑتال کے لیے ایڈیٹر مقرر ہوتے ہیں جو سالانہ آمدن اور اخراجات کی چیکنگ کے علاوہ گوشوارے مرتب کرتے ہیں۔ ان امور کی دیکھ بھال کرنے والوں میں رضاکارانہ خدمات انجام دینے والے جناب بابو اسحاق آف غورسے، جناب بابو غلام مہدی کھپلو، وزیر علی حسین سرمک اور جناب بوا موسیٰ آف براہ نمایاں ہیں۔ دوسری طرف غیر نصابی سرگرمیوں کے سلسلے میں جناب احسان علی دانش کا کردار سراہے جانے کے قابل ہے۔

ہم نصابی سرگرمیاں:

- تبلیغی ومطالعاتی دوروں کا سلسلہ روز اول سے جاری ہے اس سلسلے میں ہر سال جون جولائی کے مہینے میں بلتستان کی مختلف وادیوں میں تبلیغی ومطالعاتی دورے کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں حاجی غلام حیدر آف سلترو، حاجی محمد علی آف سرمیک اور سرمک کے مخیر حضرات کا کردار بہت نمایاں ہے انہی کی معاونت سے مطالعاتی دوروں کا انعقاد ممکن ہوتا ہے۔ دورے کے اختتام پر تمام طلبہ وطالبات سے تحریری شکل میں تاثرات حاصل کیے جاتے ہیں۔

تعطیلات:

مدرسہ میں سال میں دو بار چھٹیاں ہوتی ہیں۔ یعنی ماہ رمضان المبارک اور سردیوں کی چھٹیاں شامل ہیں۔

امتحانات:

سال میں دوبار امتحانات لیے جاتے ہیں۔ جسے ششماہی اور سالانہ امتحانات کہا جاتا ہے۔ ان امتحانات کے نتائج کے مواقع پر تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات واکرامات سے بھی نوازا جاتا ہے۔

جیسا کہ تذکرہ ہوا کہ مدرسہ کی مشاورتی کمیٹی نے وقتاً فوقتاً منعقد کیے جانے والے اجلاسوں میں مدرسہ سے متعلق چند اہم مسائل پر تفصیل سے بحث کی اور مستقبل کے حوالے سے لائحہ عمل مرتب کیا۔ ان مسائل کے حوالے سے درج ذیل امور کو انجام دینے کی منصوبہ بندی کی۔

۱۔ لائبریری
۲۔ ڈائننگ ہال اور کچن کی توسیع
۳۔ درس و رہائش کے کمروں کا اضافہ
۴۔ تبلیغی ومطالعاتی دوروں کو مزید فعال بنانا
۵۔ فارغ التحصیل علمائے کرام کی دستار بندی
۶۔ مدرسہ کو کسی معروف وممتاز درسگاہ سے الحاق کرنا
۷۔ مدرسی نظام میں بہتری کے علاوہ گائیڈنس اور کونسل کا انتظام
۸۔ سکردو میں قائم مسجد و مدرسہ کو مدرسہ شاہ ہمدان کے زیر اہتمام منظم کرنا اور امتحانات کا انعقاد

اپیل:

☆ محبِ علم دوست، مرد و زن، بچے جوان اور بزرگوں سے
☆ ملازم، کاشت کار، تجارت اور ہنرمندوں سے
☆ صاحب قرطاس وقلم سے
☆ صاحب محراب ومنبر سے
☆ صاحب بصارت وبصیرت سے
☆ درد دل رکھنے والے دکھ سکھ کے ساتھیوں سے
☆ وطن عزیز کے شاہین صفت محافظین سے اور مجاہدین سے
☆ اقتدار اعلیٰ کے منصب پر فائز عہدیداروں سے

اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مدرسہ شاہ ہمدان کی ترقی کے لیے دامے، درمے اور سخنے مدد کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ شکریہ!

افکار نو کے پرچم

علم کی محبت

مہدی فیروز، غورسے رائیشہ

دین اسلام علم وعرفان پر بہت زیادہ زور دیتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالی نے اہل علم وفضل کے بلند درجات کا ذکر فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص طور پر علم میں اضافہ کے لیے دعا کرنے کی تاکید کی اور فرمایا وقل ربّ زدنی علما اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔

ہمارا نبی حضرت محمدؐ اللہ تعالی کا برگزیدہ اور آخری نبی ہے آپؐ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ قرآن کا نزول ۲۳ سالوں میں مکمل ہوا۔ حضورؐ کو علم سے بے حد محبت تھی آپ حصول علم کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ طلب العلم فریضة علی کلّ مسلم و مسلمة مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اطلب العلم ولو کان بالصین علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا کیوں نہ پڑے۔

آج کل سائنسی ترقی کی بدولت چین جانا کوئی مسئلہ نہیں ہے علمی ترقی کی وجہ سے شیشے کی طرح ہموار چمکتی ہوئی سڑکوں کا جال بچھ گیا ہے جن پر آرام دہ کاریں، ویگنیں، بس برق رفتاری سے دوڑتی ہیں اگر ہم ہوائی جہاز کے ذریعے جانا چاہیں تو پی آئی اے کا بوئینگ جہاز چند گھنٹوں میں وہاں پہنچادے گا۔

یہ ترقی اور یہ سہولت سب علم کی بدولت ہے رسول اللہؐ کے زمانے میں لیانئی علم کا وجود نہیں تھا۔ اس لیے کوئی ترقی بھی نہ تھی۔ لوگ پیدل چلنے پر مجبور تھے۔ اس وقت چین جانا جان جوکھوں کا کام تھا۔ مہینوں سفر کی مشقتیں اور مشکلات برداشت کرنے کے بعد وہاں پہنچ پاتے تھے۔

علم انسان کو سیاسی، سماجی، تہذیبی اور انقلابی شعور عطا کرتا ہے علم کے بغیر انسان خدا کو بھی نہیں پہچان سکتا۔ علم انسان کو انسانیت کی معراج پر پہنچادیتا ہے اس لیے شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ

چی علم چون شمع باید گداخت

کہ بی علم نتوان خدارا شناخت

یعنی تمہیں حصول علم میں پگھلنا پڑے گا تب یہ حاصل ہوگا اس کے بغیر تم خدا کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے سخت محنت، ریاضت کرنا ہوگا علم مفت ہاتھ آنے والی کوئی چیز نہیں کیونکہ علم ایک مفید چیز ہے۔ جس کے فوائد لامحدود اور بے شمار ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں علم اور اہل علم کی بڑی تعریف کی ہے۔ فرماتے ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (فاطر ۲۸)

علماء ہی حقیقی معنوں میں اللہ سے ڈرتے ہیں اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ یرفع اللہ الذین امنوا والذین اوتوا لعلم درجات (المجادلہ ۱۱)

اللہ تعالی نے ایمان لانے والوں اور علم والوں کا مرتبہ بہت بلند کیا ہے۔

انسان کا شرف علم سے ہے مال ونسب سے انسان کا کوئی

شرف نہیں ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ "باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں بہترین عطیہ اچھا علم ہے۔"

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "لوگ یتیم اس شخص کو کہتے ہیں جس کا باپ زندہ نہ ہو لیکن میں یتیم اس کو کہتا ہوں جس نے علم حاصل نہیں کیا۔" آپ مزید فرماتے ہیں: "لالچ تمام برائیوں کی جڑ اور علم تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔"

علم اللہ کی ایک ایسی نعمت اور ایک ایسا عطیہ ہے کہ اس نعمت اور عطیہ کی جتنی قدر کی جائے کم ہے اگر کسی کے پاس علم نہیں گویا اس کے پاس کچھ بھی نہیں اور اگر کسی کے پاس علم ہے تو گویا اس کے پاس سب کچھ ہے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ "علم ایک ایسا بوجھ ہے جسے اٹھا کر انسان لطف محسوس کرتا ہے۔" آپ مزید فرماتے ہیں کہ: "علم وہ خزانہ ہے جس کا ذخیرہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔"

حضرت لقمان حکیمؒ کا کہنا ہے کہ "علم جیسی کوئی دولت نہیں اور جہالت جیسی کوئی غربت نہیں۔" لقمان حکیمؒ کے اس قول کے مطابق علم ایک لامحدود خزانہ ہے اس سے جتنا خرچ کرے کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ صاحب علم اس دولت سے مالا مال ہوتا ہے وہ دوسروں میں علمی خزانہ بانٹتا ہے لیکن اس سے اسے تنگدستی نہیں بلکہ عزت وتوقیر ملتی ہے جبکہ جاہل تنگدستی اور مفلسی کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے تمام اہل عالم، اہل علم وہنر کی دلداری کرتے ہیں لیکن بے علم اور جاہل کی کوئی دلداری اور عزت نہیں ہوتی۔ وہ ذلیل وخوار ہو کر رہ جاتا ہے۔

علم وہ نور ہے جس کی روشنی کبھی بھی ختم نہیں ہوتی علم کی بدولت معمولی انسان بھی بڑی عظمت حاصل کر لیتا ہے۔ ہارون الرشید نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے مامون اور امین کے استاد سے پوچھا کہ آج میری قلمرو میں سب سے زیادہ عزت کس کی ہے؟ استاد نے کہا خلیفہ ہارون الرشید کی۔ استاد کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے ہارون الرشید نے کہا کہ میری رائے میں آج سب سے زیادہ معزز اور عزت دار شخص یہ ہے جس کی جوتیاں سیدھا کرنے کے لیے میرے بیٹے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کم از کم میں اس عزت سے محروم ہوں ہارون الرشید کا اشارہ استاد کی طرف تھا جنہیں یہ عزت علم کی وجہ سے نصیب ہوئی۔

حضور اکرمؐ ایک حدیث میں فرماتے ہیں کہ "جو علم کی جستجو میں فوت ہوا وہ شہید ہوا۔" اس حدیث مبارک سے علم کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ شہید ہونے کے لیے بڑے بڑے لوگ اور مجاہدین آرزو کرتے ہیں مگر پھر بھی انہیں یہ سعادت نصیب نہیں ہوتی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسلامی زندگی میں بیس سے زائد مہموں میں حصہ لیا آپ کی شدید آرزو شہید ہونے کی تھی۔ پھر بھی آپ کو شہادت نصیب نہیں ہوئی۔ مگر کوئی طالب علم سکول جاتے ہوئے راستے میں کسی وجہ سے فوت ہو جائے تو وہ بڑا خوش نصیب ہے کہ اس نے شہادت کی موت پائی۔

یہ علم ہی ہے جو انسان پر کشف وکرامت کے دروازے وا کر دیتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے جنگ بدر کے قیدیوں کی رہائی کا معاوضہ یہ مقرر فرمایا کہ ہر قیدی دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائے گا۔ مکہ مکرمہ میں رسول اللہؐ نے اپنے ایک صحابی حضرت ارقم مخزومی کی دکان کو مسلمانوں کا تربیتی مرکز بنایا اور یہاں پر صحابہ کرام کی تعلیم وتربیت ہوتی تھی۔ اس طرح ایک قول کے مطابق "غریب وہ آدمی نہیں جس کے پاس دولت نہیں بلکہ غریب وہ ہے جس کے پاس علم نہیں ہے"۔ انسان کے پاس اگر علم ہے تو وہ دھن دولت کی کوئی فکر یا وہ کوئی کمی محسوس نہیں کرتا بلکہ وہ خود اپنے آپ کو تسلی دیتا ہے۔ مگر جس کے پاس دولت ہے اور علم نہ ہو تو اس سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہی ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کو جنت کی پھلواری قرار دیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم جنت کی پھلواری سے گزرو تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ اصحاب نے پوچھا جنت کی پھلواری کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ علم کی مجلس جنت کی پھلواری ہے۔ حضور اکرمؐ کی دعا تھی "اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم مانگتا

باقی صفحہ 40 پر

صدائے عفت

اسلام میں پردے کی اہمیت

رضیہ پروین، خپلو گربونگ

ہمارا معاشرہ ایک اسلامی معاشرہ ہے اس میں عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے بڑا اہم مقام حاصل ہے۔ افسوس آج کل عورتیں اپنا وہ مقام بھول گئی ہیں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے اور اس طرز پر چلنا چھوڑ دیا ہے جس طرز پر فاطمہ زہرا سلام علیہا چلتی تھیں۔ آج کل مغرب کے زیر اثر جو فیشن عام ہو رہی ہے ان میں خواتین اپنی لباس کو دن بدن کم کرتی جارہی ہیں۔

شلوار قمیض کی مغربی انداز میں ایسی تراش خراش کو مقبول بنایا جارہا ہے جسے پہن کر مسلمان عورت اس حدیث کے مصداق ہو جاتا ہے جس میں نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''دوزخیوں کی دوسری جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے مگر اس کے باوجود ننگی ہوں گی ان کے سر بڑے بڑے اونٹوں کے کوہانوں کی طرح جھکے ہوں گے یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی۔'' دین اسلام میں دوپٹہ عورت کی شان سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج دوپٹہ ماڈلنگ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ بقول شاعر ؎

پردے میں تیری عظمت دوپٹہ تیرا وقار
تیرا مقام گھر ہے پردہ تیرا نکھار

اسلام وہ واحد دین ہے جس نے عورت کو شاندار مقام دیا ہے۔ لباس ہمیشہ اسلامی اقدار کے مطابق ہونا چاہیے۔ میری اپنی مسلمان بہنوں سے اپیل ہے کہ وہ ایسے لباس کو مسترد کر دیں جس سے پردے کے بجائے نمائش جھلکتی ہو۔ اس کی مثال آپ یوں سمجھ لیں کہ چاند بادلوں کی اوٹ میں خوبصورت دکھائی دیتا ہے اگر آسمان صاف ہو تو وہ اتنا خوبصورت نہیں لگتا۔ اسی طرح پھول جتنا پنکھڑیوں میں لپٹا ہوا حسین لگتا ہے اتنا کھل کر نہیں اسلام نے اس کلی کو خوبصورت حیا کی پنکھڑیوں سے چار چاند لگا دئیے ہیں اس کی وجہ یہ ہے جب وہ حیا اور مکمل لباس میں رہتی ہے تو اس کے حسن میں نکھار آتا ہے۔ ہماری اپنی تہذیب بے مثال ہے پھر ہمیں غیروں کی نقل کی کیا ضرورت ہے۔

احادیث مبارکہ میں بار بار غیروں کی مشابہت سے ممانعت کی گئی ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ: ''جس نے کسی سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔'' اس لیے ہمیں چاہیے کہ غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنے کے بجائے اسلامی طریقے کو اپنائیں کیونکہ مغرب نے عورت کو جو کچھ دیا ہے عورت کی حیثیت سے نہیں دیا بلکہ مرد بنا کر دیا ہے ان کی نگاہ میں عورت ویسی ہی ذلیل ہے جیسے پرانے دور جاہلیت میں تھی۔ آخر میں میری بہنوں سے اپیل ہے کہ وہ پردے کو زندگی کا اہم حصہ بنائیں۔ برے کاموں کو چھوڑ دیں۔ ماں باپ نے جو تمھیں اچھی تعلیم، علم، پرورش اور ماحول دیا ہے تو تم بھی اچھی اور مثالی بیٹیاں بن کر دکھاؤ۔ ایسی چلن چلو کہ لوگ مثال دیں۔ قطرہ قطرہ مل کر ہی دریا بنتا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے۔ اس کی نہ تو حرص و ہوس کریں نہ خواہش۔ کیوں کہ معلوم نہیں کل کس نے دیکھی ہے۔ خدا ہم سب کو نیک کام کرنے اور خاتون جنتؑ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین!

❀☆✿☆❀

غنچہ ھائے نو شگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی آخوند

اقوالِ زرین:

☆علم مومن کی میراث ہے یہ گمشدہ دولت جہاں سے بھی ملے لے لو۔
(حضرت محمدؐ)

☆علم دوسروں سے حاصل کرو اور دوسروں کو دو۔ (حضرت علیؑ)

☆علم ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بوجھ نہیں ہوتی۔ (حضرت امام حسینؑ)

☆علم جنت کا میوہ ہے۔ خوف کے وقت ہمدم، سفر کا ساتھی اور تنہائی میں دوست ہے۔ (حضرت امام باقرؑ)

☆اگر دنیا آنکھ ہے تو ماں اس کی بینائی ہے اور اگر دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو ہے۔ (سقراط)

☆سخت سے سخت دل کو بھی ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔ (ڈاکٹر علامہ اقبال)

☆ماں باپ کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھنا بھی عبادت ہے۔
(حضرت لال شہباز قلندرؒ)

(عاشق حسن سحر کھوکھی)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

☆زندگی استاد سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے استاد سبق دے کر امتحان لیتا ہے جبکہ زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے۔

☆غصے کا آنا مرد کی نشانی ہوتی ہے مگر غصے کو پی جانا مومن کی نشانی ہے۔

☆جانور میں عقل اور فرشتے میں خواہش نہیں ہوتی مگر انسان میں دونوں ہوتی ہیں اگر عقل کو دبائے تو جانور اور اگر خواہش کو دبالے تو فرشتہ۔

☆دعا دستک کی طرح ہے اور مسلسل دستک سے دروازہ کھل ہی جاتا ہے۔

☆اچھے دوست بناؤ کیونکہ انسان کی پہچان اس سے نہیں اس کے دوستوں سے ہوتی ہے۔

☆ہمیشہ اپنے رب سے پر امید رہنا کیونکہ کائنات میں جتنی جلدی رب راضی ہوتا ہے اتنی جلدی کوئی راضی نہیں ہوتا ہے۔

(عذرا بتول اینڈ عابدہ حسین، اسلام آباد)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

☆اذان کی ابتدا ''مدینہ منورہ'' سے ہوئی۔

☆غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس صرف ''آٹھ'' تلواریں تھیں۔

☆ابوجہل کا اصلی نام ''عمرو بن ہشام الحکم'' تھا۔

☆ہمنگ برڈ ایک ایسا پرندہ ہے جو پیچھے کی طرف اڑتا ہے۔

☆کنگ کریب ایک ایسا جانور ہے جس کی تین آنکھیں ہوتی ہیں۔

(نادرہ بتول براہوی اینڈ فاطمہ بتول تھلوی)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

☆ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت البقرہ ہے جبکہ سب سے چھوٹی سورت کوثر ہے۔

☆قرآن پاک میں لفظ ''محمدؐ'' چار مرتبہ آیا ہے۔

☆قرآن پاک میں 114 سورتیں اور کل 6666 آیتیں ہیں۔

☆پاکستان کو سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا تھا۔

☆پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائد اعظم، پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان اور پہلے وزیر خارجہ پیرزادہ عبدالستار تھے۔

☆ ٹیلی فون گراہم بیل نے، ٹی وی بیرڈ نے، برقی بلب ایڈیسن نے، گراموفون بریز نے اور ریڈیو مارکونی نے ایجاد کئے۔

(ملک سرفراز حسین و ملک یاسمین بتول،
قائد ملت پبلک سکول امیر آباد چھوربٹ)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

سبد گل

نعت

علی احمد قمرؔ

دیارِ مصطفٰی ہے اور مَیں ہوں
بس اب میرا خدا ہے اور میں ہوں

مری قسمت کہ میں پہنچا یہاں تک
درِ غارِ حرا ہے اور میں ہوں

میں خاکِ پائے اہلِ بیت ہوتا
زمینِ کربلا ہے اور میں ہوں

وہی سُرمہ مری بجھتی نظر کا
وہی خاکِ شفا ہے اور میں ہوں

مصیبت میں بھی گھبرایا نہیں میں
کوئی مشکل کشا ہے اور میں ہوں

درِ اقدس ہے اور مری جبیں ہے
اُنہی کا نقشِ پا ہے اور میں ہوں

زمین و آسماں نامہرباں ہیں
قمرؔ وقتِ دعا ہے اور میں ہوں

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

بقیہ: عرفان صادق

اس اندازِ فکر سے آدمی اس حقیقت کی طرف متوجہ رہتا ہے کہ وہ ہمہ وقت نعمتِ خداوندی میں سر بسر غرق ہے اور یوں کما حقہٗ اس کا شکر بجالانے سے مکمل قاصر ہے پس کیونکر انسان خدا تعالیٰ کا شکر اس طرح بجالا سکتا ہے جیسا کہ اسے بجالانے کا حق ہے اور کیونکر اس کا عمل خدا تعالیٰ کے عمل کی برابری کرسکتا ہے جبکہ بندہ عاجز اور کمزور ہے اور بجائے خود کسی نیکی اور خیر کی توفیق اور قدرت نہیں رکھتا اگر خدا اسے وہ طاقت و قدرت عطا نہ کرے۔ اور جبکہ خداوند تعالیٰ بندے کی اطاعت و عبادت سے خود بے نیاز ہے اور اس بات کی قدرت اور طاقت بھی رکھتا ہے کہ وہ اپنی نعمتوں میں مسلسل اضافہ فرماتا رہے۔ پس اے سالک! تجھے چاہیے کہ ایسے ہی انداز سے خدا تعالیٰ کی بندگی اور ایسے ہی نقطۂ نظر سے اس کا شکر بجالا تا کہ اس کے فضل و کرم کے عجائبات کا تو مشاہدہ کرے۔

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

بقیہ: دنیائے تصوف کی خبریں

اعلانات

احسان علی دانش کا سفر نامہ ''تیرے در پہ آیا ہوں'' شائع ہو گیا ہے

گلگت بلتستان کے نامور شاعر و قلم کار احسان علی دانش کا سفر نامہ ''تیرے در پہ آیا ہوں'' شائع ہو گیا ہے۔ 'تیرے در پہ آیا ہوں' دانش کا ایران کی سفری روداد پر مشتمل ایک خوب صورت، رنگین اور دلچسپ سفر نامہ ہے۔ احسان علی دانش نے دو سال قبل ایران کا سفر کیا۔ ان کے ساتھ سفر ایران میں گلگت بلتستان کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگ ہم سفر تھے۔ سفر نامے میں گلگت بلتستان اسمبلی کے سابق سپیکر ملک مسکین، نامور شاعر غلام حسن حسنی، معروف نقاد محمد حسن حسرت اور سفر نامہ نگار ڈاکٹر مظفر حسین انجم کے خصوصی تبصروں کو شامل حال کیا گیا ہے۔ سفر نامہ 230 صفحات پر مشتمل ہے اور ایران میں تقریبات کی رنگین تصاویر بھی شامل ہیں۔ (ادارہ نوائے صوفیہ احسان علی دانش کو اس سفر نامے کو شائع کرانے پر مبارک باد پیش کرتا ہے)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

علی احمد قمر کی کتاب ''ستود کھہ'' کی تقریب رونمائی

علی احمد قمر کی کتاب ''ستود کھہ'' کی تقریب رونمائی جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ جی سیون فور اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ علی احمد قمر کا تعلق سلترو گاؤں ضلع گانچھے سے ہے۔ موصوف اس سے پہلے بھی زخم گل، گرد ملال، لمس اور لوح کے نام سے چار کتابیں لکھ چکے ہیں۔ بلتی کے علاوہ اردو میں بھی شاعری کرتے ہیں۔ تقریب رونمائی میں وزیر مملکت برائے صنعت و پیداوار آیت اللہ درانی اور وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان نے شرکت کرنی تھی لیکن مصروفیات کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ موصوف کی کتاب ستود کھہ میں بلتی اور اردو کا امتزاج ہے۔

رپورٹ: غلام محمد شاہین

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

بلتی نعتوں کا مجموعہ 'ستود کھہ' اسلام آباد اور سکردو میں دستیاب ہے

اردو اور بلتی زبان کے ممتاز شاعر علی احمد قمر کے نعتوں کا مجموعہ 'ستود کھہ' شائع ہو گیا ہے۔ کتاب پر خطیب اعلیٰ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد علامہ محمد بشیر صاحب کا تبصرہ بھی موجود ہے۔ -/200 روپے ہدیہ کی یہ کتاب بلتی قارئین کے لیے اس کی اصل لاگت 100 روپے کے عوض اسلام آباد مسجد میں مولانا محمد انور اور سکردو میں ماڈرن پریس نیا بازار سے دستیاب ہے۔ (ادارہ)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

بقیہ: قارئین کے خطوط

❁ محترم ایڈیٹر! اسلام کے بعد عرض ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور اُمید ہے آپ جناب بھی خیریت سے ہوں گے۔ ایک رپورٹ ارسال ہے۔ شائع فرمائیں (عبدالرحمن حیدرآباد ڈغونی)

❁ مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم! نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے زیر اہتمام ڈم سم میں نوربخشی علماء کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسے کی کاروائی شائع فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (پریس سیکریٹری، NYF ڈم سم یونٹ)

ایڈیٹر: رسالے میں اس دفعہ جگہ کی کمی کے باعث اشاعت ممکن نہیں۔ اگلے شمارے میں ضرور شائع کیا جائے گا۔

❁ محترم ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم! میری طرف سے مبلغ 600 روپے شمیم بگنی کے پاس جمع کیا گیا تھا جو کہ صوفی موسیٰ کے نام سے شائع ہوا ہے۔ 350 روپے دوبارہ جمع کرا دیا گیا ہے۔ (آخوند موسیٰ علی یونیو ابلغار)

ایڈیٹر: آپ کی تصحیح نوٹ کر لی ہے۔

❁ السلام علیکم! بندہ نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار ہے۔ شمارہ نمبر 104 تک رسالے کی ترسیل جاری رہی۔ اس شمارہ میں میرا بھیجا ہوا مبلغ -/900 روپے کی اشاعت بھی کیا گیا لیکن اس کے بعد ترسیل بند ہو گیا ہے۔ گزارش ہے کہ میرے نام رسالے کی ترسیل جاری رکھیں۔ رسالے کے ساتھ نیا خریداری نمبر جاری رکھیں۔ (عبداللہ اسسٹنٹ انجنیئر، معرف العباس ٹیچرز سٹلائٹ ٹاؤن سکردو)

ایڈیٹر: آپ کی شکایت نوٹ کر لی ہے۔ آئندہ بدستور رسالہ درج پتے پر ارسال کیا جائے گا۔

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

فقہی مسائل

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

(شریعتِ محمدیہ کی روشنی میں)

علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت قارئین کے بھیجے گئے مفید سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ جن سوالات کے جوابات سابقہ شماروں میں شائع ہو چکے ہوں اُن کے جوابات شائع نہیں کیے جائیں گے۔ اس شمارے کے لیے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(سائل بشارت مہدی تھکسوی)

سوال نمبر 1: جمعہ کے دن مسجد تنگ ہونے کی وجہ سے لوگ مسجد سے متصل سڑک وغیرہ پر جائے نماز بچھا کر نماز جمعہ کی اجتماعی کرتے ہیں، یہ کیا ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo جمعہ کے دن مسجد کے باہر سڑک وغیرہ پر اجتماعی ادائیگی شرعاً درست ہے۔

سوال نمبر 2: کوئی شخص بھول کر نماز میں بات چیت کرنے لگ جائے تو اس کی نماز باطل ہوگی یا نہیں؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo نماز کے دوران بھول کر اگر کوئی نماز گزار بات چیت کرنے لگ جائے تو اُس کی نماز بطلان سے ہمکنار ہوگی کیونکہ بات چیت کرنا کسی بھی صورت میں ہو افعال نماز سے خارج ہے۔ لہٰذا ازسرِ نو نماز پڑھ لے۔ یہاں پر سجدۂ سہو کا اطلاق شرعاً نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 3: فرض نماز کی اجتماعی بجا آوری کے دوران کوئی نماز گزار اپنی انفرادی شکل میں نماز پڑھتا ہے، کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo فرض نماز کی اجتماعی ادائیگی کے دوران کوئی نماز گزار انفرادی طور پر اپنی نماز پڑھتا ہو تو اُس نماز گزار کی شرعی حیثیت کے مدنظر حکم ہوگا۔ اجتماعی ادائیگی کرنے والوں کے ساتھ اُس کی مذہبی ہم آہنگی نہ ہو تو اُس کا یہ فعل اپنی جگہ درست ہوگا۔

سوال نمبر 4: سن رُشد کو پہنچنے والا بچہ روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس دوران وہ بالکل بالغ ہو جائے تو اُس کا روزہ فرض روزہ کی جگہ لے گا؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo سن رُشد والا روزہ دار بچہ روزے کے دوران بالکل بالغ ہو جائے تو اُس کے حق میں اُس کا مسنون روزہ فرض روزے کی جگہ لے گا گویا اُس کا مسنون روزہ فرض روزے کی کفایت کرے گا شرعاً۔

سوال نمبر 5: جس کے ذمے پر قضائے رمضان کے روزے باقی ہوں اُس کے لیے شوال کے مسنون روزے، اٹھارہ ذوالحج کا روزہ نیز تاسوعا اور عاشورا کے روزے رکھنے کا معاملہ کیا ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo جس کے ذمے پر واجب روزوں کی قضا باقی ہوں اُس کے لیے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ مسنون روزہ رکھنے کے بجائے پہلے واجب روزوں کی قضا بجالانے کا اہتمام کرے تاہم مسنون روزہ بھی اُس کے حق میں نفسِ جواز کا درجہ رکھتا ہے لیکن بہتر نہیں ہے۔

سوال نمبر 6: تارکِ صلوٰۃ شخص کا روزہ رکھنا کیسا عمل ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo تارکِ صلوٰۃ شخص کا جس طرح حج کو جانا بے سود اور حرام ہے اسی طرح سے اُس کے لیے روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ شرعاً نہیں۔ وہ تائب ہو کر نماز گزار بن جائے

پھر روزہ رکھنا اُس کے لیے شرعاً مفید ہوگا۔

سوال نمبر 7: اگر کسی کو چار رکعتی نماز میں یُوں شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، تو وہ کیا کرے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO ایسا نماز گزار تین کو ترجیح دیں اور چوتھی رکعت پڑھ کر سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرے۔ بعض اہل افتاد کے ہاں اُسے سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ شک پڑ جانے کی وجہ سے اُس کی نماز میں قدرے معنوی خلل اندازی ہوتی ہے۔ لہذا سجدہ کرنا مناسب ہے۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

(سائل محمد ابراہیم کھرکوی سابق صدر این وائی ایف منگھوپیر یونٹ کراچی)

سوال نمبر 8: صوفیہ نوربخشیہ مسلک والے کے ہاں قرآن خوانی میں غیر صوفیہ نوربخشیہ والوں کی شرکت سے ختم قرآن کی صحت پر کوئی بُرا اثر پڑ سکتا ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO صوفیہ نوربخشیہ والوں کے ختم قرآن میں غیر صوفیہ نوربخشیہ والوں کی شرکت درست ہے۔ ختم قرآن پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑے گا۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

(سائل مہدی فیروز غورسیوی، ڈگری کالج سکردو)

سوال نمبر 9: معاشی پسماندگی کو ختم کرنے کے لیے ڈھول اور بانسری وغیرہ بجا کر کمانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO معاشی پسماندگی کو ختم کرنے کے لیے شرعاً جائز کمائی اختیار کرنا چاہیے۔ ڈانس کرنے، ڈھول بجانے اور بانسری وغیرہ بجانے کو ذریعہ معاش بنانا مومن کا پیشہ شرعاً قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کسب حلال کی بہت سی صورتیں ہوتی ہیں۔ لہذا معاشی پسماندگی کے خاتمے کے لیے شرعاً درست ذرائع اختیار کرنا چاہیے۔

سوال نمبر 10: پیاس کی شدت ہے صاف اور پاک پانی میسر نہیں تو کیا اُس صورت میں گندا پانی پینا جائز ہو جائے گا؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO شدید پیاس کا شکار ہونے والا پیاسا شخص صاف پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں اپنی پیاس کی شدت کے مدنظر گندا پانی پینے پر مجبور ہو تو اُس کے لیے گندا پانی پینا شرعاً روا ٹھہرے گا۔

سوال نمبر 11: آب جاری سے غسل کرنے کے بعد پتہ چل جائے کہ وہ پانی گندا ہے تو کیا کرے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO غسل کر چکنے کے بعد جب پتہ چل جائے کہ غسل والا پانی گندا پانی تھا تو اس صورت میں دوبارہ غسل کرنا پڑے گا صاف پانی کے استعمال سے۔ اگر گندے پانی سے غسل کرنے کے بعد کپڑے پہن چکا ہو تو اُن کپڑوں کو بھی دھونا پڑے گا کیونکہ گندے پانی سے اُس کے کپڑے بھی گیلے ہوئے ہوں گے۔

سوال نمبر 12: دوران نماز یاد آجائے کہ نماز گزار کے کپڑے گندے ہیں تو وہ کیا کرے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO دوران نماز اگر یاد آجائے کہ اُس کے کپڑے گندے ہیں تو وہ نماز کو توڑ کر پاک صاف کپڑے پہن کر دوبارہ نماز پڑھے۔

اُمید ہے کہ سائلین بشارت مہدی تھگسوی، محمد ابراہیم کھرکوی اور مہدی فیروز غورسیوی اپنے اپنے سوالات کے جوابات سے مطمئن ہوئے ہوں گے۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

تصحیح

نوائے صوفیہ شمارہ نمبر 105 میں خالہ کلثوم سے انٹرویو میں درج ذیل تصحیح رہ گئی تھی: 23,5000 روپے کو 23,50,000 روپے، بیا حسن کو مولانا نثار حسین اور کورڈ ایریا ۲۴۴ گز کو 240 گز پڑھا اور سمجھا جائے۔ اور ڈاکٹر حیدر صاحب کی جانب سے پانچ لاکھ روپے دینے کو پانچ لاکھ روپے قرض حسنہ پڑھا جائے۔ ادارہ اس غیر دانستہ غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

اخبارِ تصوف

دُنیائے تصوف کی خبریں

غلام محمد شاہینؔ

شاہ ہمدان مسجد صوفیہ نوربخشیہ بلغار خوڑوکھا کی تعمیر و توسیع

شاہ ہمدان مسجد صوفیہ نوربخشیہ بلغار خوڑوکھا کی تعمیر و توسیع کے لیے تمام سرکردگان گاؤں نے بڑی دلچسپی سے اپنی خدمات پیش کی۔ ساتھ ساتھ NYF کے تمام نوجوان جناب حبیب اللہ صاحب صدر NYF کی زیر نگرانی میں بڑے جذبے کے ساتھ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ مسجد کے بائیں طرف والا مکان مسجد میں شامل کرنے کے لیے جناب منشی حسین صاحب نے مسجد کے لیے آدھی قیمت پر وقف کر دیا ہے۔ ہم منشی صاحب کے شکرگزار ہیں کہ جنہوں نے مسجد کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی زمین مسجد کے لیے وقف کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہم جناب آخوند محمد ابراہیم کے بھی بہت مشکور ہیں کہ انہوں نے بھی مسجد کے ساتھ ملحقہ پلاٹ وقف کر دی۔ جناب صوبیدار عبدالحسین صاحب اور ماسٹر فدا علی صاحب نے بالترتیب -/50,000 روپے اور -/25,000 روپے مسجد کے لیے عطیات دیں۔ ان کے علاوہ تمام گاؤں والوں نے بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق دل کھول کر عطیات اور کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مسجد کی تعمیر و توسیع میں مندرجہ ذیل لوگوں کی خدمات قابل ذکر اور قابل تحسین ہیں۔ منشی حسین صاحب، حاجی عبدالحسین صاحب، ماسٹر ضمیر صاحب، ماسٹر فدا علی صاحب، حبیب اللہ صاحب، مجاحد مہدی صاحب، حاجی محمد علی صاحب، اخوند محمد علی صاحب، غلام مہدی صاحب اور تمام نوجوانان NYF خوڑوکھا بلغار کا واحد گاؤں ہے جہاں 98% لوگ مذہب صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہفتہ میں تین بار ذکر جلی کی محفل منعقد ہوتی اور پچھلے پندرہ سالوں سے اعتکاف نشینی کا سلسلہ بھی جاری و ساری ہے۔

رپورٹر: زاہد بلغاری، ایبٹ آباد

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

مدرسۃ العارفین میں طالبات کی کارکردگی

الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب کی زیر صدارت مدرسۃ العارفین کشوباغ سکردو میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بوا انور، ڈاکٹر محمد ابراہیم، بوا سیف اللہ، الحاج محمد ابراہیم، حاجی غلام حیدر، عبد السلام تشریف لائے تھے۔ اس محفل کا مقصد مدرسۃ العارفین کے تین خوش نصیب طالبات طاہرہ حیدر، آمنہ یوسف اور ناظرہ رسول کی الفقہ الاحوط جیسی عظیم کتاب کو ختم کرنے کی سعادت حاصل کرنے پر حوصلہ افزائی اور ان کے والدین کو مبارک باد پیش کرنا تھی۔ درس و تدریس کا سلسلہ جناب استاد محترم مولانا محمد اقبال جاوید صاحب کی مرہون منت ہے۔ محفل کا آغاز کنیز فاطمہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض بلقیس بانو سرانجام دے رہی تھی۔ محترمہ خانم صاحبہ نے عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ محفل میں مولانا محمد اقبال جاوید، بوا سیف اللہ، الحاج فقیر محمد ابراہیم، الحاج صوبیدار محمد ابراہیم، طاہرہ حیدر، آمنہ یوسف، ناظرہ رسول، ثمینہ گل اور میمونہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں طالبات کو اسناد سے نوازا گیا اور ساتھ ہی فقیر محمد ابراہیم کی طرف سے ایک ایک چادر اور بوا اقبال کی طرف سے حجاب سے نوازا گیا۔

رپورٹر: معصومہ بلال چھوربٹی، مسجد العارفین کشوباغ سکردو

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن مبارک بادی

پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن کی طرف سے ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ ہم جناب عارف محمد حسین مدرس اور جناب قربان علی مدرس صاحبان کو 16 گریڈ میں ترقی ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک بادی پیش کرتے ہیں۔ جناب علی اصغر صاحب، صبا صاحب اور دیگر ممبران نے ان دونوں کے تعلیمی خدمات کو سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

رپورٹر: محمد بشیر لاہوتی

این وائی ایف منگھوپیر یونٹ کی تقریب حلف برداری

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ منگھوپیر کراچی میں NYF منگھوپیر یونٹ کی حلف برداری کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت جناب مولانا مفتی عبدالحلیم نوربخشی نے کی جبکہ مہمان خصوصی مرکزی یونٹ جناب محمد حسین براہوی تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض علی خان نے انجام دیے۔ جناب بو نثار نے تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز کیا۔ تقریب میں فدا علی سابق صدر، مولانا عبدالحلیم نوربخشی، بو احسن غازی، محمد حسین براہوی صدر، لیاقت علی صائم، کاچو عنایت علی، محمد اسماعیل، محمد حسین آزاد، اقبال یوسف، بو نثار، بو ثناء اللہ اور دیگر مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مقررین نے خادم حسین چھوربٹی کو فقہ الاحوط کو CD کی شکل میں ریلیز کرنے پر خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں مرکزی صدر نے نومنتخب کابینہ لیاقت علی صائم صدر، کاچو عنایت عاکف نائب صدر، ولایت علی نگران اعلیٰ، عنایت علی ناظم اعلیٰ، افتخار علی جنرل سیکرٹری، مظاہر علی فنانس سیکرٹری، محمد حسین مانور پریس سیکرٹری، محمد یوسف ڈپٹی پریس سیکرٹری، علی تقی ڈپٹی جنرل سیکرٹری، شان علی ڈپٹی رابطہ سیکرٹری، منظور حسین رابطہ سیکرٹری، محمد حسن انتظامیہ سیکرٹری اور حبیب اللہ ڈپٹی فنانس سے حلف لیا۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری منگھوپر یونٹ

شاہ سیدؒ کانفرنس، جلسہ و اجلاس

گزشتہ دنوں بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام آستانہ عالیہ کواس تھگنگ میں ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ یوم ولادت امام آخرالزمان حضرت امام مہدیؑ و غوث المتاخرین سید العارفین حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ اور بوادوا مرحوم کے عرس اور شب برات کے حوالے سے منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت الحاج فقیر محمد ابراہیم جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر بوا رستم جلوہ افروز تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض آخوند محمد حسین کاشف نے انجام دیے۔ جلسہ میں قرآن خوانی، نعت خوانی اور مقررین نے تقاریر کیں۔ صدر نمبردار ابراہیم نے استقبالیہ دیتے ہوئے تنظیم کی کارکردگی اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ذھین اور فطین طالب علموں کے لیے ہمدرد اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ محمد بشیر آفتاب نے علم کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ شعلہ نواز مقرر حافظ ذاکر علی ثاقب نے شاہ سید محمد نوربخشؒ کی زندگی کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ NYF خپلو کے صدر جناب محمد محسن علی نے نبوت اور ولایت کے بارے میں اظہار خیال کیا اور کہا کہ دنیا ولیوں کے طفیل قائم ہے۔ تعلیمات تصوف پر اظہار خیال کرتے ہوئے علی محمد محمدی نے کہا نفلی اعمال کا اہتمام، ہمیشہ وضو سے رہنا اور ہمیشہ ذکر میں مشغول رہنا وغیرہ تصوف کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ آخوند یوسف نے ذکر اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ مولانا عبدالرحیم کرفی نے شب برات کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ شب برات بڑی برکتوں والی رات ہے۔ مہمان خصوصی بوا رستم نے کہا کہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم سے بھی نوجوانوں کو روشناس ہونا چاہیے۔ صدر جلسہ الحاج فقیر محمد ابراہیم نے اپنے صدارتی خطبہ میں ذکر اللہ اور ولی کی پہچان سمیت مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی اور حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ آخر میں اخوند محمد ذاکر کی فاتحہ خوانی اور دعائیہ کلمات اور درود و سلام کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ مقررین نے ایسے عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کو سراہا اور آئندہ بھی اس طرح کے کامیاب جلسہ کے انعقاد پر زور دیا۔

رپورٹر: ملک گلزار حسین امیر آبادی

شاہ سید محمد نوربخشؒ کانفرنس

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور میں 14 شعبان یوم پیدائش شاہ ہمدانؒ کے حوالے سے ''شاہ سیدؒ کانفرنس'' منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت سابق مہتمم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو جناب بابو دولت علی تحلوی نے کی جبکہ مہمان خصوصی سابق چیف پریزنٹر پی ٹی وی ممتاز شاعر علی احمد قمر تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض معلم ظفر علی آخوند اور غلام محمد شاہین نے سرانجام دیے۔ کانفرنس میں علی پور میں مقیمان کے علاوہ اسلام آباد اور راولپنڈی سے بھی مذہب حقہ کے کثیر تعداد میں بزرگوں اور نوجوانوں اور NYF راولپنڈی / اسلام آباد کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کا مقصد مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے عظیم صوفی رہبر و رہنما غوث المتاخرین صاحب فقہ الاحوط، اصول اعتقادیہ، نجم الہدیٰ سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی علیہ الرحمہ کی تعلیمات و ارشادات کو عام کرنا خصوصاً مدرسہ کے طلبہ وطالبات کو روشناس کرانا، نوربخشی عوام میں میل جول بڑھانا اور مدرسہ شاہ ہمدان علی پور کی تعلیمی، نصابی اور غیر نصابی کارکردگی سے حاضرین کو آگاہ کرانا اور فنڈنگ کرانا تھا۔ مدرسے کے طالب علم سخاوت یوسف نے تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ معلم شیخ نثار حسین نے شاہ سیدؒ کی حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فقہ کی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مدرسے کا طالب علم محمد آصف، محمد افضل، سلمیٰ بتول اور نادیہ اور ہمو انے حمد و نعت پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ جبکہ طالب علم کوثر اسحاق، محمد اقبال، حمیدہ سجاد، زہرا بتول اور امینہ بتول نے تقریریں کیں۔ جبکہ ننھے منے بچوں اور بچیوں نے مختلف دعائیں زبانی سنائیں۔ کانفرنس سے جناب سید انور حسین سکساوی صاحب، علی احمد قمر صاحب، آخوند حسین صاحب، جی ایچ معروفی، غلام رسول کریسی، دلشاد علی حیدری نے بھی تقاریر کیں۔ مقررین نے شاہ سید محمد نوربخشؒ، امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ اور مذہب حقہ کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مدرسہ میں چارٹ کمپیٹیشن ہو رہے تھے جس کے لیے جج علی احمد قمر صاحب نے نمبر دیتے ہوئے پہلے تین پوزیشن ہولڈرز کے نام اعلان کیے۔ کانفرنس میں لوگوں نے مدرسہ کے لیے عطیات اور دعائیں دیں۔ کانفرنس میں ریفریشمنٹ کے لیے باقاعدہ بلتی ثقافت آذوق اور پایو چا بنایا گیا۔ آخر میں اخوند حسین کے دعائیہ کلمات کے ساتھ کانفرنس کا اختتام ہوا۔

رپورٹر: معلم محمد نواز علی پرتوکی

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن گلشن اقبال یونٹ کا اجلاس

گزشتہ دنوں نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن گلشن اقبال یونٹ کراچی ڈویژن کا ایک اجلاس نائب صدر محمد نواز کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں تمام ممبروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں تنظیمی امور اور ماہانہ فنڈنگ کے طریقے کار پر گفت وشنید ہوئی۔ اجلاس میں یونٹ کے صدر محمد حسن کوروی کے والد محترم اور NYF خپلو اور تحریک صوفیہ کے ایک مخلص کارکن قمر عباس عباسو کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور فاتحہ خوانی کی۔ نائب صدر نے ممبران سے مذہبی وعملی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے پر زور دیا۔ اجلاس میں یونٹ کے صدر کو ماسٹر اور سابق جنرل سیکریٹری غلام عباس کو بیچلر کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی پر مبارکباد دی۔

رپورٹر: نور علی نوربچھوی،
شاہ سید ہاسٹل گلشن اقبال کراچی

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

طالب علم کا اعزاز

صداقت علی ولد محمد ابراہیم کا تعلق محلہ تھسکون پائن سے ہے۔ انہوں نے اس سال کیڈٹ کالج سکردو میں داخلہ لے لیا ہے۔ وہ فائیو سٹار پبلک سکول خپلو کے طالب علم رہے ہیں۔ نرسری سے ہشتم تک ہمیشہ اچھی پوزیشن اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیتے رہے ہیں۔

رپورٹر: پرنسپل فائیو سٹار پبلک سکول خپلو

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

NYF امیر آباد کے زیر اہتمام عید کی محفل

گزشتہ دنوں نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن امیر آباد چھوربٹ کے زیر اہتمام یوم ولادت حضرت امام حسینؑ، امام آخرالزمان حضرت امام مہدیؑ اور یوم ولادت حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے سلسلے میں عید کی محفلیں منعقد ہوئیں۔

رپورٹر: ملک گلزار حسین

امیر آباد سٹوڈینٹس ایسوسی ایشن راولپنڈی اسلام آباد یونٹ کا قیام

گزشتہ دنوں راولپنڈی اسلام آباد میں مقیم طالب علموں امیر آباد کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت (ASA) رجسٹرڈ گلگت یونٹ کے صدر فرمان علی ساقی نے کی۔ اجلاس میں تفصیلی غور و خوض کے بعد ASA راولپنڈی اسلام آباد یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ طلبہ برادری کو درپیش مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مولانا خلیل کو صدر، ممتاز علی کو نائب صدر، ایوب حسین کو جنرل سیکریٹری، محمد شریف کو فنانس سیکریٹری، جاوید اقبال کو چیف آرگنائزر، ظفر اقبال کو ڈپٹی جنرل سیکریٹری اور ناصر حسین کو رابطہ سیکریٹری منتخب کیا گیا۔

رپورٹر: جی ایچ امیر آبادی

طالبہ کا اعزاز

طالبہ عنبرین زہرا دختر جعفر الرحمن مرحوم نے پبلک سکول اینڈ کالج سکردو سے SSC-I کے امتحان میں 525 میں سے 471 نمبر لے کر ضلع بھر میں پہلی جبکہ گلگت بلتستان میں پانچویں پوزیشن حاصل کی۔ آپ کا تعلق حسن آباد چھوربٹ سے ہے۔ آپ سکول سے سکالرشپ سے حاصل کرتی رہی۔ اس کامیابی پر بہن بھائیوں، تمام رشتہ داروں اور سہیلیوں کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ اپنے تعلیمی مقاصد میں جلد کامیابی حاصل کریں۔ آمین!

رپورٹر: ممتاز بانو اینڈ منال موسیٰ

طالبہ کا اعزاز

ثمینہ سجاد دختر سجاد حسین طالبہ ایف جی گرلز ہائیر سیکنڈری سکول جی سیون فور اسلام آباد نے فیڈرل بورڈ اسلام آباد کے تحت ہونے والے SSC-I کے امتحان میں 525 میں سے 470 نمبر لے کر اپنے سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ان کا تعلق گانچھے، ہرمو کھر سے ہے۔ انہوں نے اپنی کامیابی کو والدین کی دعا، ٹیچروں کی محنت اور اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم قرار دیا۔

رپورٹر: ظفر علی آخوند

تقریب دستار بندی

گزشتہ دنوں جناب حافظ مولانا غلام حسین صاحب کی دستار بندی کی تقریب خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ پرتوک میں منعقد ہوا۔ آپ تقریباً بیس سال تک مختلف مدرسوں میں زیر تعلیم رہے۔ آپ نے اپنے خطبے میں ارکان اسلام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعد از جمعہ مولوی محمد، نمبردار روزی علی، محمد اقبال بابو، ایڈوکیٹ عابد حسین، علی اصغر اور دیگر معززین نے مبارک بادی کا ہار پہنایا اور دستار بندی بھی کی گئی۔

رپورٹر: محمد بشیر لاہوتی

مبارک بادی

حافظہ کرن علی کے قرآن مجید فرقان حمید حفظ کرنے پر ہم بھائی نعمت علی، حاجی ہاجرہ بی اور ساتھ تمام رشتہ داروں کو خصوصاً خود حافظہ کرن علی کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد دیتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس غریب مسلک نے بھی کرن جیسی بیٹی پیدا کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مسلک حقہ کی خادمہ بن کر کام کرنے کی توفیق

عطا کرے۔ آمین! گلاب پور سے نائلہ بتول، خوشدہ، ناضرہ بتول، طاہرہ، عابدہ، فریدہ، شازیہ، منی وغیرہ کی طرف سے مبارک بادی اور مزید کامیابی کے لیے دعا گو ہیں۔

رپورٹر: ہادی علی تمنا شگر

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

سالانہ کنونشن اور تقریب حلف برداری TTT

گزشتہ دنوں تنظیم طلباء تصوف (TTT) گلاب پور شگر کا سالانہ اجلاس اور تنظیم ہذا کے لیے نئی کابینہ کی حلف برداری کی تقریب منعقد ہوئی۔ اجلاس میں علماء دین کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مولانا محمد اسماعیل نے کی جبکہ عبدالمجید ملک مہمان خصوصی تھے۔ ماسٹر عبدالرحمن میزبانی کے فرائض جبکہ محمد علی شگری سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ زبیر احمد نے تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز کیا۔ محمد اقبال وفا، حبیب اللہ عرفانی، توصیف حیات، محمد حسن حیدری اور عنایت علی نے نعت اور قصیدے پیش کئے۔ محمد ایوب نے خطبہ استقبالیہ، محمد ریاض نے دوسالہ فائنل رپورٹ جبکہ سابق صدر اور بانی تنظیم جناب محمد خان شگری نے پروگریس رپورٹ پیش کی۔ اجلاس میں محمد اقبال وفا، خادم حسین، محمد نیاز نایاب، امتیاز عالم، علی خان شمر، شیر زمان، مولانا محمد تقی، حوالدار نثار علی، آخوند فدا علی، عبدالمجید ملک اور مولانا محمد اسماعیل نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدر محفل مولانا محمد اسماعیل نے نو منتخب اراکین سے حلف لیا جو درج ذیل ہیں۔

محمد ایوب صدر، زبیر احمد نائب صدر، علی خان شمر جنرل سیکرٹری، محمد نسیم شیر ڈپٹی جنرل سیکرٹری، گلزار حسین پریس سیکرٹری، امتیاز عالم فنانس سیکرٹری، محمد ندیم وزیرپوری ڈپٹی فنانس سیکرٹری، محمد نیاز نایاب رابطہ و آفس سیکرٹری، محمد حسنین انفارمیشن سیکرٹری گلگت، حبیب اللہ عرفانی انفارمیشن سیکرٹری لاہور، عامر زمان انفارمیشن سیکرٹری سکردو اور محمد اقبال وفا انفارمیشن سیکرٹری راولپنڈی اسلام آباد۔ اس کے علاوہ سپریم کونسل بھی تشکیل دی گئی جس کی زیر نگرانی کابینہ چلے گی۔ حاضرین مجلس نے نو منتخب اراکین کابینہ اور سپریم کونسل کو مبارک باد پیش کی۔ مولانا محمد اسماعیل کی پروقار دعائیہ کلمات اور درود و پاک کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔

رپورٹر: محمد اقبال وفا

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

تقسیم انعامات

گزشتہ دنوں آل پاکستان امیرآباد سٹوڈینٹس ایسوی ایشن کے زیر اہتمام تقسیم انعامات کی ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ہیڈ ماسٹر غلام حسین نے کی۔ تقریب میں گاؤں کے تینوں سکولوں کے تمام پوزیشن ہولڈرز میں ٹرافیاں اور میڈلز تقسیم کیے گیے۔ اس کے علاوہ ایم عبد اللہ ہادی کو ماسٹر ڈگری حاصل کرنے پر خصوصی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ تقریب سے غلام حسین ہیڈ ماسٹر، ذوالفقار علی صدر، محمد علی شاہد، محمد علی گلزار، ملک محمد عبد اللہ اور محسن علی نے خطاب کیا۔

رپورٹر: ایم ابراہیم عادل

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

شاہ سیدؒ ہوسٹل راولپنڈی کے طلبہ کی شاندار کامیابی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن راولپنڈی/اسلام آباد کے زیرنگرانی شاہ سیدؒ ہوسٹل راولپنڈی کے طلبہ نے راولپنڈی بورڈ کے منعقدہ ہائیر سیکنڈری پارٹ اول کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ ایف ایس سی پری انجینئر نگ میں محمد سیف اللہ نے 520 میں سے 471، محمد زبیر 427، محمد نثار 383 نے، زاہد احمد شگری نے 330، محمد اسماعیل نے 290 اور توصیف حیات نے 340 نمبر لئے ہیں۔ ایف ایس سی پری میڈیکل میں ندیم شگری نے 505 میں سے 375 جبکہ کامرس میں مصطفیٰ نے 550 میں سے 407، شکیل احمد نے 315، محمد اسحاق نے 326 اور شیر علی نے 295 نمبر لئے ہیں۔ پنجاب ٹیکنیکل بورڈ کے سالانہ DAE کے امتحان میں ہوسٹل ہذا کے لیاقت حسین، صدام حسین، غلام حیدر اور محمد موسیٰ نے بھی فرسٹ

سیکریٹری، صوفی علی ڈپٹی فنانس سیکریٹری، محمد نیاز نایاب پریس سیکریٹری، زاہد حسین ناظم اجلاس، نثار علی راج رابطہ سیکریٹری۔

رپورٹر: محمد حسنین حیدرتی صدر، SWSK گلاب پور شگر

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

طالب علم زبیر احمد جوہری کا اعزاز

زبیر احمد جوہری نے ہائی سکول گلاب پور شگر سے میٹرک کے امتحان قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی بورڈ سے بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا۔ آپ نے ہائی سکول گلاب پور میں نوربخشی سٹوڈینٹس کی روایات کو برقرار رکھنے پر علمائے کرام، اساتذہ اور مختلف شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے مبارک باد دی۔ زبیر احمد نے اپنی کامیابی کا ثمر والدین کی دیا اور اساتذہ کرام کی محنت کا نتیجہ قرار دیا۔ زبیر مستقبل میں انجنیئر بننے کا خواہش رکھتے ہیں۔

رپورٹر: محمد حسنین حیدرتی، کھرمنگی گلاب پور شگر)

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

تقریب بسلسلہ یوم ولادت حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ و حضرت امام محمد مہدیؒ

جوانان نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن حیدرآباد ڈغونی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ یوم ولادت باسعادت حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ اور حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام مذہبی جوش و خروش سے منایا گیا۔ جس میں علمائے کرام نے حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کی تعلیمات اور ان کو دین حقہ کے تبلیغ و اشاعت کے دوران پیش آمد مشکلات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اہلیان تصوف کی کثیر تعداد میں جیالوں نے جلسہ میں شرکت کی۔

رپورٹر: عبدالرحمن حیدرآباد ڈغونی

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

ماڈل ٹاؤن لاہور میں تقریب حفظ قرآن

گزشتہ دنوں A-18 ماڈل ٹاؤن لاہور میں قربان علی سکساوی کی دونوں صاحبزادیوں نے ادارہ اقراء روضۃ الاطفال سے قرآن مجید حفظ کرنے کا شرف حاصل کیا۔ شکرانے کے طور پر ایک پُر وقار تقریب کا انعقاد کیا۔ جس میں شمع تصوف کے پروانوں کے علاوہ علاقہ چھوربٹ کے معززین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر قربان علی ارکاظم علی اور گھر والوں کو مبارک باد پیش کی۔ سید ذوالفقار علی الموسوی سریکی کے دعائیہ کلمات سے تقریب کا اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹر: سید انور حسین سکساوی، NIRM اسلام آباد

(ادارہ نوائے صوفیہ کی طرف سے جناب قربان علی کو مبارک باد پیش کرتا ہے)

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

سکسا ہاؤس کراچی میں یوم سید محمد نوربخشؒ

گزشتہ دنوں سکسا ہاؤس منظور کالونی کراچی میں یوم شاہ سید محمد نوربخش علیہ الرحمہ کے سلسلے میں زیر صدارت سید محمد علی شاہ منعقد کی۔ جس میں گلستان تصوف کے پروانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب میں گلہائے عقیدت، نعت رسول مقبول ﷺ اور صلوٰت کے نعروں سے محفل کو رونق بخشی۔ صدر محفل سید محمد علی شاہ نے اپنے خطاب میں لوگوں کو شاہ سید علیہ الرحمہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور عصر حاضر کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ان کے سنہری اصولوں کو اپنانے پر زور دیا۔ آخر میں منسٹری آف ہیلتھ کیمپ سوشل ویلفیئر آفیسر اور وارڈن شاہ سید ہوسٹل افضل علی گلزار کو منسٹری آف انڈسٹریز میں جیالوجسٹ تعینات ہونے پر سکسا سٹوڈینٹس ویلفیئر ارگنائزیشن کی طرف سے مبارک باد پیش کی۔

رپورٹر: سید انور حسین، اسلام آباد

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

NYF کا کراچی میں نئے ہاسٹل کا قیام

فروغ تعلیم اور نوربخشی نوجوانوں کو حصول تعلیم کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے NYF نے کراچی گلشن اقبال میں ایک اور نئے ہاسٹل کا قیام عمل میں لایا ہے۔ جس میں ایک طالب علم کی تمام تعلیمی ضرورتوں کی تکمیل کے ذرائع موجود ہیں۔ داخلہ کے خواہش

مند طلبہ ان سے رابطہ کریں۔محمد حسین براہوی صدر 0343-5295286، ثناء اللہ چیئرمین ہاسٹل 0321-3688183اور جی ایم کھاروی0344-2177508۔

رپورٹر: اقبال یوسف کریسی

❁☆✿☆❁

تلس میں سیلاب سے تباہ کاریاں

حالیہ بارشوں میں ضلع گانچھے کے گاؤں تلس کے موضع گلشن آباد میں بھی سیلابی پانی آیا۔ جس سے بہت زیادہ جانی اور مالی نقصانات ہوئیں۔گاؤں میں پہلے آسمانی بجلی گری تھی پھراوپر سے آدھی رات کوسیلابی پانی آیا۔سیلاب سے تیرا افراد جان بحق ہوئے اور پندرہ افراد زخمی ہوئے۔جبکہ اٹھائیس گھر بھی تباہ ہوئے۔وفات پانے والوں میں محمد علی، شاہین، ارمان، موسیٰ، جوہر، افتخار، رحیم بی، زینب، عائشہ، زلیخہ، فاطمہ، طاہرہ اور زور بی شامل ہیں۔ امدادی کاموں میں حصہ لینے کے لیے مختلف علاقوں کے لوگ دن رات کام کرتے رہے۔ مچلو، سلینگ خصوصاً نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن خپلو کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔اس کے علاوہ وزیراعلیٰ سید مہدی شاہ، چیف سیکریٹری، ارکان اسمبلی محمد جعفر اور محمد اسماعیل بھی گاؤں کی تباہ کاریوں کا دورہ کیا۔اہلیان تلس کی جانب سے ان کی امداد پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

رپورٹر: مبارک حسین آرزو

❁☆✿☆❁

عظیم الشان جلسہ

این وائی ایف یونٹ بلغار کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ معراج النبیؐ منعقد ہوا۔صدارت میر واعظ کھرکوہ سید محمد نے کی جبکہ مہمان خصوصی میر واعظ بلغار سید محمد شاہ تھے۔اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ممتاز شاعر احسان علی دانش نے سرانجام دیے۔ جلسہ سے مولانا شیر علی خطیب ڈغونی، مولانا داؤد مہدی، مولانا محمد ابراہیم کھرکوہ، سید اختر حسین، مولانا علی محمد مہدی، مولانا مراد علی نوری، مولانا حسن، مولانا غلام حسین نورانی، مولانا نور علی خشو، مولانا غلام محمد تھلے، مولانا محمد محسن علی، مفتی غلام رسول شگری، مولانا عارف حسین اور شیخ محسن اشراقی نے خطاب کیا۔جلسہ کے آخر میں سید صادق علی شاہ نے ایک قرارداد پاس کیا جس میں نوربخشی علمائے کرام کے ساتھ ہونے والے ناانصافی کی مذمت کی گئی۔

رپورٹر: آخوند موسیٰ علی یونٹ بلغار

❁☆✿☆❁

مولانا عبدالحمید کی قیادت میں کاروان صوفیہ کی حج کے لیے روانگی

بلتستان کے دونوں اضلاع سے صوفیہ نوربخشیہ مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے متعدد عازمینِ حج مورخہ 8 اکتوبر 2010ء کوبلتستان سے اور 13 اکتوبر کو اسلام آباد سے حجاز مقدس کی طرف مولانا عبدالحمید کی قیادت میں روانہ ہوئے۔اس کاروان میں مولانا محمد محسن علی سرموی اور ان کی اہلیہ، آخوند ابراہیم سرموں، عابد علی خپلو، عباس کھرکوہ، آخوند روزی علی فرانو، فاچو محمد خپلو، صوفی شکور کورو، صوفی علی تقی کونیس اور صوفی حبیب اللہ بلغار وغیرہ شامل ہیں۔

رپورٹر: محسن علی

❁☆✿☆❁

این وائی ایف کراچی کا اہم اجلاس

گزشتہ دنوں این وائی ایف کراچی کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت محمد حسن براہوی صدر منعقد ہوا۔ اجلاس میں این وائی ایف کے لیے وقف کیے گئے پلاٹ کی چاردیواری، فقہ الاحوط کی کمپیوٹرائز کمپوزنگ اور کراچی کے پانچوں یونٹس کی کارکردگی اور دیگر اہم امور پر تفصیلی غور ہوا۔اجلاس میں صدر نے این وائی ایف کی کابینہ کی کارکردگی کو تسلی بخش قرار دیا اور تمام کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔

رپورٹر: محمد حسین پریس سیکریٹری

❁☆✿☆❁

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کا تعزیتی اجلاس

گزشتہ دنوں فیض بخش اکیڈمی الجوزی میں نوربخشیہ یوتھ

فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک تعزیتی اجلاس ثناء اللہ صاحب کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں انجمن فروغ تصوف کے سرگرم رکن عبدالستار صاحب کی اہلیہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور لواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کیا گیا۔ رپورٹر: فیض اللہ جمالی

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور کا تعزیتی اجلاس

گزشتہ دنوں انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا محمد ابراہیم فیضی یوچنگ کے والد کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا۔ اجلاس میں مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور لواحقین کے لیے صبر وشکر کرنے کی دعا کی گئی۔ رپورٹر: غلام محمد شاہین

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

اظہار تعزیت

مولانا محمد ابراہیم فیضی اور محمد بشیر آفتاب کے والد کی وفات پر ادارہ نوائے صوفیہ جملہ کارکنان کی طرف سے گہرے دکھ کا اظہار ہوا۔ ادارہ اس موقع پر مرحوم کے حق میں دعاگو ہے کہ اللہ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر وشکر عطا کرے۔ (ادارہ)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

وادی شیلا۔ ایک توجہ طلب مسئلہ

وادی شیلا سرمیک کے نالے میں واقع ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ساٹھ گھرانوں پر مشتمل ہے۔ یہ گاؤں سدپارہ میں تھا۔ ۱۸۶۲ء میں سدپارہ کے تمام لوگ نوربخشی مسلک کو چھوڑ کر دوسرے مذہب اختیار کرنے کی دھمکیاں دیتے رہے مگر شیر دل، مذہب پرست (اللہ تعالیٰ اس کو مغفرت دے) پاک مسلک کو قائم و دائم رکھنے کی خاطر سدپارہ کو چھوڑ کر نقل مکانی کرتے ہوئے شیلا آکر آباد ہوئے۔ اس دن سے لے کر آج تک اس گاؤں والے بزرگان صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ وادی شیلا واحد جگہ ہے جہاں پر سو فیصد صوفیہ نوربخشیہ مقیم ہیں۔ مگر افسوس اس بات کی ہے کہ اس روشن دور میں بھی اکثر لوگ ان پڑھ ہیں۔ تعلیمی شرح ۵ فیصد ہے۔ باقی ان پڑھ ہیں۔ اسلامی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں۔ دینی تعلیم کے لیے ادارہ مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو سے پرزور اپیل ہے یہاں بھی دینی مدرسہ کھولا جائے۔ ادارے کا بھی فرض بنتا ہے کہ اکثر لوگوں میں شعور نہیں تو آکر شعور دلائے۔ دور حاضر میں تو کوئی فکر وغم نہیں کیونکہ دو تین علمائے کرام موجود ہیں۔ سوچنا یہ کہ آنے والی نسلوں کے لیے کیا کریں۔ خدانخواستہ اگر آنے والی نسلوں کا عقیدہ ادھر ادھر ہو جائے تو ذمہ داری پوری قوم پر ہوگی۔ برائے مہربانی غریب سمجھ کر نہیں بلکہ نوربخشی بھائی سمجھ کر اس گاؤں میں دینی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔ شکریہ

(رپورٹر: نائیک احمد حسین عادل، گمبہ سکردو)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ سکردو کا سالانہ انتخابات

گزشتہ دنوں انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ سکردو کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل عہدیداروں کو متفقہ طور پر منتخب کیا گیا۔

محمد صادق	صدر
علی حسن	سینئر نائب صدر
محمد ابراہیم تھلوی	نائب صدر
غلام علی حیدری	جنرل سکریڑی
محمد ابراہیم بلخاری	ایڈیشنل سکریڑی
اعجاز حسین	فنانس سکریڑی
غلام مھدی	ڈپٹی فنانس سکریڑی
ذاکر احمد	رابطہ سکریٹری
شیر علی تھلوی	سکریڑی نشرواشاعت
غلام علی	پریس سکریڑی

رپورٹر: شیر علی تھلوی، سکریڑی نشرواشاعت

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

باقی صفحہ 26 پر

نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

محمد یوسف نوری

❁ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو سے متعلق چند ایک مسودے اور مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی نام کی نسبت سے پیدا کئے جانے والے فتنہ سے متعلق چند ایک دستاویز شہ پارے نیز مدرسہ کی ضروریات کے سلسلے میں عطیات کی اپیل بمعہ مستقبل کے لائحہ عمل کے سلسلے میں تجاویز ارسال خدمت ہیں۔ آپ سے گزارش ہے ایک خصوصی شمارہ شائع کر کے ممنون فرمائیں۔ (غلام حسین مدرسہ شاہ ہمدان سکردو)

❁ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کا موجودہ مہتمم غلام حسین صاحب سابق کنٹرولر ریڈیو پاکستان نے مدرسہ ہذا کے حوالے سے لمبی چوڑی کہانی تحریر فرمائی ہے۔ چند جگہوں پر میں نے بھی مدد کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس تحریر کو نوائے صوفیہ میں شائع فرمائیں۔ شکریہ!

(احسان علی دانش)

❁ ایک مضمون ارسال خدمت ہے شرف اشاعت بخشا جائے۔ شکریہ! (ایم باقر ایم ایڈ سرکی پرنسپل CBS کریس)

❁ میری گزارش ہے کہ رسالے کی تاخیر کے مسئلے کو حل کریں اور رسالہ خرید کر ضرور مطالعہ کریں۔ سجاد حسین کا مضمون Principle of Islamic Tenents بہت پسند آیا۔ میرے طرف سے مبلغ 100 روپے ارسال ہے ملنے پر اطلاع دیں۔ (محمد علی خواجہ تلس ماچھو گب کھور)

❁ دوستوں کی خواہشات کے مطابق نیا سلسلہ مضمون فضائل ومسائل طہارت پیش خدمت ہے۔ ان مسائل و فضائل کو نوائے صوفیہ کی وساطت سے عوام کے استفادہ کے لیے پہنچانا چاہتا ہوں۔ لہذا مہربانی فرما کر اختصار کرنے کی کوشش نہ کی جائے تاکہ تسلسل مضمون میں خرابی پیدا نہ ہو۔ (شکور علی انور گلگت)

First of all I would like to pay tribute to whole team of Nawa-e-Sofia International. Because the most respectable editorial team of this journal is struggling against the conspiracies of external elements, who want to destroy and divide the Nurbakhshi Community. Nawa-e-Sufia is defender of our Maslak and means of communication between Nurbakhshi community. So it should publish monthly. (Malik Gulzar Hussain)

❁ بندہ ناچیز اور اپنے بھائی سپاہی غلام محمد زاہد نے سالانہ چندہ گزشتہ سال یعنی جولائی 2009 میں بیورو چیف محترم شمیم رضا بلگتی کے پاس جمع کرایا تھا مگر تا حال رسالہ موصول نہیں ہوا۔ شمیم صاحب کا کہنا ہے کہ بوا انور صاحب کے ساتھ بھیج دیا ہے۔ برائے مہربانی اس بارے میں مطلع کریں۔ اگر موصول نہیں ہونے کی صورت میں دوبارہ جمع کریں گے۔ (ملک گلزار حسین c/o قائد ملت پبلک سکول ڈاکخانہ بیون امیر آباد چھوربٹ)

❁ نوائے صوفیہ میں چھپنے والے مضامین اور شرعی احکامات پڑھ کر دل کو بہت زیادہ سرور ملتا ہے جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ایک کلام "دعا" ارسال ہے چھپوا کر حوصلہ افزائی بخشیں۔ شکریہ!

(سر عنایت علی کھرکو)

❁ دو مضمون ارسال خدمت ہیں۔ شائع فرما کر شکریہ کا موقع فرمائے۔ اس سے پہلے بھی مضامین ارسال کر چکا ہوں لیکن شائع نہیں ہوا۔ برائے مہربانی ردی کی ٹوکری کی نذر نہ کیجیے۔ شکریہ!

(ہادی علی تمنا شگری)

اڈیٹر: آپ کے مضامین محفوظ ہیں انشاء اللہ باری آنے پر ضرور شائع کریں گے۔ خفا نہ ہوں۔

❁ میں نوائے صوفیہ کا قاریہ ہوں۔ چند اقوال زرین ارسال خدمت ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی اور شکریہ کا موقع بخشیں۔ (سیدہ کنیز فاطمہ کلاس ساتویں، شیوک پبلک سکول چھلو)

❁ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں اور ادارے کی ترقی کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی قبلہ علامہ صاحب کی عمر دراز کرے اور ان کے احسانات تا قیامت ہم سب کی رہنمائی کرتا رہے۔ ایک خبر بہت بڑا المیہ کے عنوان سے ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے مایوس نہیں کریں

گے۔(غلام حسین عاشقی ترکری سرموں)

❁ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ نوائے صوفیہ کے تمام مضامین خصوصاً 'آپ کے مسائل اور ان کا حل' شوق سے پڑھتا ہوں۔ نوائے صوفیہ کی ترقی اور علامہ صاحب سمیت تمام کارکنان کی عمر درازی کے لیے دعا گو ہوں۔ این وائی ایف یونیوایونٹ کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔ (بشارت علی حسنی ڈغونی حیدرآباد، ڈگری کالج سکردو)

❁ میں نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ نوائے صوفیہ پڑھے بغیر میرے دل کو سکون نہیں ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے نوائے صوفیہ کے کارکنوں کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔(محمد حسنین حیدری، کھرمنگی گلاب پور شگر)

باقی صفحہ 26 پر

لمحۂ فکریہ!

نوائے صوفیہ کے قارئین، خریدار، رپورٹر، مضمون نگار، خطوط لکھنے والے اور صوفیہ نوربخشیہ کے عوام، علماء، بزنس مین، سرکاری عہدیدار، طالب علموں اور تنظیموں کے نام اہم پیغام

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل نہ صرف صوفیہ نوربخشیہ مسلک کے عوام کی اُمنگوں کا نہ صرف واحد ترجمان ہے بلکہ احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب بھی ہے۔ ادارے کی کمزور مالی حالت رسالے کی تاخیر کا باعث ہے۔ مدیر اعلیٰ ابوالعرفان علامہ محمد بشیر کی زیرِ نگرانی، غیر تجارتی (Non-Commercial) رسالہ ہونے کی حیثیت سے نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی مسلسل اشاعت اور بروقت اجراء ہم سب صاحب ذی عقل، ذی شعور اور ذی حیثیت کی ذمہ داری ہے، جس سے کسی کو بھی چھٹکارا حاصل نہیں۔

دین حقہ کی پروان اور ترقی کے لیے رسالے کی مسلسل اور بروقت اشاعت کو یقینی بنانے میں آپ کا تعاون یوں چاہتا ہے:

☆ قارئین...... نوائے صوفیہ کے ہر شمارے کو نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی مستقل قاری بنائیں۔

☆ خریدار...... نوائے صوفیہ کا خود بھی مستقل خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی مستقل خریدار بنا کر ادارے کی مالی پوزیشن کو بہتر بنانے میں ساتھ دیں۔

☆ رپورٹر...... سبق آموز رپورٹوں سے لوگوں کی دنیوی اور اخروی زندگی کو کامیاب بنا کر نوائے صوفیہ کی خدمت کر سکتے ہیں۔

☆ نمائندہ...... نوائے صوفیہ کی فروخت میں اضافہ، رقوم کو بروقت وصول اور موصول شدہ رقوم کو فوراً منتقل کر کے ادارہ اور دین حقہ کی خدمت کر سکتا ہے اور بقایاجات کا حصول نمائندہ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

☆ مضمون نگار...... آپ کا مضمون کسی کی زندگی سنوارنے کا باعث بن سکتا ہے۔ لہٰذا عرق ریزی سے مضمون لکھ کر نوائے صوفیہ اور قوم کی خدمت کریں۔

☆ خطوط بھیجنے والے...... بغیر ڈاک ٹکٹ چسپاں (بے رنگ) خطوط بھیجنے والے ادارے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے والے لوگ ہیں۔ یہ لوگ نوائے صوفیہ اور دین کے حقیقی خیر خواہ نہیں ہو سکتے بلکہ ادارے کو نقصان پہنچانے والے میں سے ہوں گے۔ 'آپ کے مسائل اور ان کا حل' کے لیے سوالات کے ساتھ واپسی ڈاک لفافہ بھی بھیجیں۔

☆ عوام...... نوائے صوفیہ کے قاری اور خریدار بن کر نوائے صوفیہ کے پیغامات کو دوسرے عوام الناس تک پھیلائیں۔

☆ علماء...... نوائے صوفیہ کے لیے بہترین مشورے اور مضامین دیں۔ خود رسالہ خریدیں اور دوسروں کی اس کی تبلیغ کر کے نوائے صوفیہ اور دین حقہ کی خدمت کریں۔

☆ بزنس مین...... اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ دین حقہ اور نوائے صوفیہ کی مالی حالت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

☆ سرکاری عہدیدار...... نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بنیں چاہے کہیں بھی فرائض سرانجام دے رہے ہو۔

☆ طالب علموں...... اپنی پاکٹ منی سے فضول کاموں پر خرچ کرنے کی بجائے نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بن کر ادارے کی مالی حالت کو بہتر بنانے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

☆ تنظیمیں مثلاً (NYF, AWA, TTT, PWO, FTK, SSSHR, AFBS, etc) ...... اور دوسری تنظیمیں اپنی اپنی تنظیموں کی خبریں اور پروگریس رپورٹیں دینے کے ساتھ ساتھ اپنی کابینہ، مشاورتی کونسل اور کمیٹی کے عہدے داروں اور ممبران کی نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی خریداری کو بھی یقینی بنائیں۔ اس طرح نوائے صوفیہ کی خریداری میں اضافہ ہوگا اور مالی حالت بہتر ہونے میں بہت مددگار ہو سکتا ہے۔ اس حوالے سے انجمن کے صدر اور جنرل سیکریٹری کا مربوط کردار نوائے صوفیہ کے لیے ایک سنگ میل کی حیثیت ہو سکتا ہے۔

بلاشبہ نوائے صوفیہ کی اشاعت دین حقہ کی سلامتی اور بقا کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس کی مسلسل اور بروقت اشاعت ہم سب کی دینی، دنیوی اور معاشرتی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا مذہب حقہ کے ہر فرد سے اپیل ہے کہ نوائے صوفیہ کی اشاعت میں اپنا حصہ بھی ضرور ڈالیے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہوگا۔

(ادارہ)

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

وصولیات

نام نمائندہ / قاری	رقم
فہرست مستقل خریدار محلہ ملاگرونگ ڈغونی:	
اعجاز منظور ودیگر نوجوانان ملاگرونگ ڈغونی بذریعہ عابد زین	
ماسٹر حامد حسین زخمی صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	450
غلام مہدی صاحب اخوپہ، ملاگرونگ ڈغونی	450
احمد تو ولد حاجی موسیٰ صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	430
عبدالرحیم صاحب دوکاندار، ثاقب آٹوز کشوباغ سکردو	450
حوالدار شیر محمد شاکر صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	500
حوالدار سلیم عباس صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	500
محمد اقبال ولد ادینہ علی صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	450
غلام مہدی صاحب دوکاندار، ملاگرونگ ڈغونی	500
محمد قاسم ولد محمد صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	430
ہیڈ موسیٰ علی صاحب، شنگل گرونگ ڈغونی	450
نور علی ولد احمد علی صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	430
خادم حسین ارمان صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	430
بشارت علی ولد علی صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	430
الطاف حسین ولد غلام بٹ صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	500
محمد بشیر ولد عیسیٰ صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	450
وجاہت واسطی ولد شکور صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	450
عبدالحمید ٹھیکیدار ولد عبداللہ صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	500
زاہدہ اسداللہ صاحبہ، ملاگرونگ ڈغونی	500
زاہدہ دختر علی صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	430
فراست علی صاحب ٹھیکیدار، ملاگرونگ ڈغونی	200
انجینئر انور علی صاحب، محلہ کھرمنگ ڈغونی	600
ماسٹر محمد حسین صاحب، ملاگرونگ ڈغونی	500
متفرق	725
میزان:	10755

نام نمائندہ / قاری	رقم
علی صاحب پنجاب ہاؤس راولپنڈی	3000
الیاس صاحب نمائندہ سرمک	2600
اشرف حسین صاحب نمائندہ منگھوپیر، کراچی	1500
آخوند موسیٰ علی صاحب یونیو ابلغار	350
غلام مہدی صاحب نمائندہ سکردو	6000
حبیب اللہ صاحب صدر NYF خروکھا بلغار	500
عبدالرحیم صاحب بلتستان پراپرٹی ایڈوائزر	430
نمائندہ کراچی	4000
میزان:	18380
کل میزان:	29135

بقیہ: علم کی محبت

ہوں"۔ اس طرح فاضل نوجوان علی محمد ہادی شگری صاحب نجم الھدیٰ میں ترجمہ کرتے ہیں کہ" دنیا میں نیک مرد کی زینت علم کے ذریعے سے ہے اور قیامت کے دن علم کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ بامروت بندہ علم و ہدایت کی وساطت سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو رسائی پاتا ہے"۔ اسی طرح کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

علم حاصل کر عزیزو دیکھ لے انسان بن

اپنی کشتی کے لیے تو آپ کشتی بان بن

ہمیں چاہیے کہ ہر حالت میں علم حاصل کریں اپنے بچوں کو بھی علم حاصل کرنے کا خوب موقع دیں کیونکہ بچوں کو تعلیم دینا بہترین سرمایہ کاری بھی ہے۔